

آخبار کے پڑے میں سوال جواب

- دنیا کا سب سے پہلا اخبار 2 • خبر معلوم کرنے کی نرالی حکایت 49
• گرفتار شدہ چور کی خبر لگانا کیسا؟ 13 • اخبار پڑھنا کیسا؟ 50
• ونہشت گردی کی واردات کی خبر چھاپنے کے نقصانات 18

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

کچھ اس رسالے کے بارے میں۔۔۔۔۔

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے رمضان ہال میں ۶ جُمادی الآخریٰ

۱۴۳۳ھ (28.4.12) جمعے اور ہفتے کی درمیانی شب الیکٹرانک میڈیا اور پیپر میڈیا کے

صحافیوں اور دیگر متعلقین کا مدنی مذاکرہ ہوا جو رات گئے تک جاری رہا، ایک صحافی نے

مدنی مذاکرے میں جبکہ ایک اور نے مدنی چینل کو دیئے جانے والے تاثرات میں (جسے

مدنی چینل پر دی جانے والی دعوتِ اسلامی کی ”مدنی خبریں“ کے اندر میں نے اپنی قیام گاہ پر سنا)

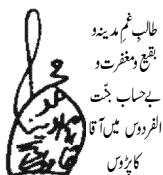
صحافت کے حوالے سے رہنمائی سے متعلق رسالہ شائع کروانے کا مطالبہ کیا۔ میرا بھی پہلے

ہی سے رسالہ پیش کرنے کا ذہن تھا اور اس ضمن میں میرے پاس سوالات جواباً کافی مواد موجود

تھا، جو کہ بنام ”اخبار کے بارے میں سوال جواب“ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے مؤلف و علمائے مُفَتِّشِین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور صحافیوں،

اخبار بینوں اور جملہ مسلمانوں کی دنیا و آخرت کیلئے نفع بخش بنائے۔



اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

۶ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ

27-6-2012

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اخبار کے بارے میں سوال جواب

شیطن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ پورا پڑھ لیجئے۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ گناہوں سے بچنے کا نھن بنے گا

دُرود شریف کی فضیلت

مدینے کے سلطان، رحمت عالمیان، سرورِ دیشان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جسے کوئی مشکل پیش آئے اسے مجھ پر کثرت سے

دُرود پڑھنا چاہئے کیونکہ مجھ پر دُرود پڑھنا مصیبتوں اور بلاؤں کوٹالنے والا ہے۔

(الْقَوْلُ الْبَدِيع ص ۴۱۴، بستان الواعظین للجوزی ص ۲۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحافت کی تعریف

سوال: ”صحافت“ کی کیا تعریف ہے؟

جواب: صحافت کا لفظ ”صحیفہ“ سے نکلا ہے جس کے لغوی معنی ہیں ”کتاب یا رسالہ“۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار رُوِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

بہر حال عملاً ایک عرصہ دراز سے ”صحیفہ“ سے مراد ایسا مطبوعہ مواد ہے جو مقررہ قفوں کے بعد شائع ہوتا ہے چنانچہ اس مفہوم میں ”اخبار“ اور ”ماہناموں“ کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ ”صحافت“، کسی بھی معاملے کے بارے میں تحقیق اور پھر اُسے صوتی، بصری (یعنی سننے، دیکھنے) یا تحریری شکل میں بڑے پیمانے پر قارئین (یعنی پڑھنے والے)، ناظرین یا سامعین تک پہنچانے کے عمل کا نام ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وِرَسُولُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

موجودہ صحافت کی دو قسمیں

سوال: صحافت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: آج کل صحافت دو حصوں میں مُقسَّم ہے: (۱) پرنٹ میڈیا یعنی طباعتی و اشاعتی ذرائع ابلاغ۔ اخبارات، رسائل وغیرہ (۲) الیکٹرانک میڈیا۔ یعنی برقی ذرائع ابلاغ۔ ریڈیو۔ ٹی وی۔ انٹرنیٹ وغیرہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا کا سب سے پہلا اخبار

سوال: کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ دُنیا میں سب سے پہلا اخبار کہاں سے اور کون سا نکلا؟

جواب: اخبار کی تاریخ بہت پُرانی ہے، ایک اندازے کے مطابق 104ء میں چین

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ بخت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

کے اندر کاغذ کی ایجاد ہوئی، سب سے پہلا چھاپہ خانہ (Printing Press) وہیں بنا اور ایک تحقیق کے مطابق سب سے پہلا مطبوعہ اخبار بھی چین ہی میں بنام ”گزنٹ ٹی پاؤ“ (یعنی محل کی خبریں) جاری ہوا۔ بڑے عظیم پاک و ہند کے پہلے اردو اخبار کا نام ”جام جہاں نما“ ہے جس کا سن اشاعت مارچ 1822ء ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خودکشی کی خبریں

سوال: سنا ہے آپ ”خودکشی“ کی واردات کی خبر اخبار میں شائع کرنے سے اختلاف رکھتے ہیں؟

جواب: بیع نام و پہچان خودکشی کرنے والے مسلمان کی خبر کی اشاعت پونکھ خلاف شریعت ہے

اس لئے اس انداز پر آنے والی خبر سے اختلاف ہے۔ اس ضمن میں تبلیغ قرآن و سنت

کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی

مطبوعہ 505 صفحات پر مشتمل کتاب، ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 192 کا

اقتباس ملاحظہ ہو: فوت شدہ لوگوں کی بُرائی کرنا بھی غیبت ہے، بعض اوقات بڑا

صبر آزمائے معاملہ ہوتا ہے۔ مثلاً ڈاکو، دہشت گرد، اپنے عزیز کے قاتل وغیرہ قتل کر

دیئے جائیں یا انہیں پھانسی لگا دی جائے تو کئی لوگ (مقتولین کی بے سبب مذمت کر

کے) غیبت کے گناہ میں پڑ ہی جاتے ہیں۔ اسی طرح خودکشی کرنے والے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس کے پاس میرا ڈر ہو اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

مسلمان کے بارے میں بلا اجازت شرعی یہ کہہ دینا کہ ”فُلاں نے خودکشی کی“ یہ غیبت ہے۔ لہذا نام و پہچان کے ساتھ کسی مسلمان کی خودکشی کی اخبار میں خبر بھی نہ لگائی جائے کہ اس سے مرنے والے کی غیبت بھی ہوتی اور اس کے ساتھ ساتھ مرحوم کے اہل و عیال کی عزت پر بھی بٹا لگتا ہے۔ (اور اگر خبر لگائی مثلاً ”فُلاں نے فُلاں کو قتل کر کے“ یا ”جو میں بڑی رقم ہار کر خودکشی کر لی۔“ تو ایسی خبر سے مرحوم کے خودکشی کرنے سے قبل کا عیب بھی گھلتا ہے جو کہ خبر لگانے والوں کے حق میں دو غیبتوں یعنی گناہِ در گناہ کا باعث بنتا ہے۔ بلکہ اس طرح کی خبروں کی اشاعت سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں اور عذابوں کی کثرت کا اندازہ لگانا ہی مشکل ہے کیوں کہ اخبار کے ذریعے ایسی خبریں ہزاروں، لاکھوں افراد تک پہنچتی ہیں۔ وَالْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی) ہاں، اس انداز میں تذکرہ کیا (یا اخبار میں خبر لگائی) کہ پڑھنے یا سننے والے خودکشی کرنے والے کو پہچان ہی نہ پائے کہ وہ کون تھا تو حرج نہیں مگر یہ ذہن میں رہے کہ نام نہ لیا مگر گاؤں، محلہ، برادری، اوقات، خودکشی کا (سبب و) انداز وغیرہ بیان کرنے سے خودکشی کرنے والے کی شناخت ممکن ہے، لہذا پہچان ہو جائے اس انداز میں تذکرہ بھی غیبت میں شمار ہو گا۔ مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان خودکشی کرنے سے اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی، اس کیلئے (ایصالِ ثواب اور) دعائے مغفرت بھی کریں گے۔ مرنے والے مسلمان کو (خواہ اُس نے خودکشی ہی کی ہو) بُرائی سے

﴿فَرَمَانِ مُصْطَفٰی﴾ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام دُرُود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجتاز زاد)۔

یاد کرنے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفیٰ

صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ملاحظہ ہوں: { 1 } اپنے مُردوں کو بُرا نہ کہو کیونکہ وہ

اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کو پہنچ چکے ہیں۔ (بخاری ج ۱ ص ۷۰ حدیث ۱۳۹۳)

{ 2 } اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی بُرائیوں سے باز رہو۔

(ترمذی ج ۲ ص ۳۱۲ حدیث ۱۰۲۱) حضرت علامہ محمد عبدالرؤف مناوی عَیْہِ

رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی لکھتے ہیں: مُردے کی غیبتِ زندے کی غیبت سے بدتر ہے، کیونکہ

زندہ شخص سے مُعاف کروانا ممکن ہے جبکہ مُردہ سے مُعاف کروانا ممکن نہیں۔

(فَيْضُ الْقَدِيرِ لِلْمَنَاوِي ج ۱ ص ۵۶۲ تَحْتَ الْحَدِيثِ ۸۵۲)

پہلوؤں سے گوشت کاٹ کر کھلانے کا عذاب

پیارے صحابی اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ غیبت کی تجسّس سے ہم سبھی کی

حفاظت فرمائے۔ امین۔ جب کسی ایک فرد کے سامنے غیبت کرنا بھی آخرت

کیلئے تباہ کن ہے تو اُن اخباروں کے ذمّے داروں کا کیا انجام ہوگا جو کہ گھر گھر

غیبتیں پہنچاتے اور لاکھوں لاکھ افراد کو غیبتوں بھری خبریں پڑھاتے ہیں!

خدارا! کبھی اپنی ناٹوانی پر تنہائی میں غور کیجئے کہ ہماری حالت تو یہ ہے کہ معمولی

خارش بھی برداشت نہیں ہوتی، ناخن کا معمولی پَر کا (یعنی ہلکا سا چیرا) بھی سہا نہیں

جاتا تو اگر غیبت کر کے بغیر توبہ کئے مر گئے اور عذابِ الہی میں پھنس گئے تو کیا

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر رُودِ شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔ (عبدالرزاق)

بنے گا! غیبت کے مختلف ہولناک عذابات میں سے ایک عذابِ ملاحظہ ہو،
فرمانِ مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: جس رات مجھے آسمانوں کی سیر
کرائی گئی تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ
کر خود اُن ہی کو کھلایا جا رہا تھا۔ انہیں کہا جاتا، کھاؤ! تم اپنے بھائیوں کا
گوشت کھایا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل یہ کون ہیں؟ عرض کی:
یہ لوگوں کی غیبت کیا کرتے تھے۔ (دلائلِ النبوة للبیہقی ج ۲ ص ۳۹۳، تنبیہ الغافلین
ص ۸۶) واللہ اعلم ورسولہ اعلم عز وجل وصلى الله تعالى عليه واله وسلم۔

کر لے تو بہ رب کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (وسائلِ بخشش ص ۶۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خودکشی میں ناکام رہنے والوں کی خبریں

سوال: خودکشی کی ناکام کوشش کرنے والوں کی خبروں کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: بلا مصلحتِ شرعی نام و پہچان کے ساتھ کسی مسلمان کی ایسی خبر شائع کرنا گناہ ہے
کہ یقیناً اس میں نہ صرف ایک مسلمان کی بلکہ اُس کے سارے خاندان کی رُسوائی
اور بدنامی کا سامان ہے۔ پیشگی معذرت کے ساتھ عرض ہے: اللہ نہ کرے آپ
میں سے کسی صحافی یا اخبار کے مالک یا مدیر یا کسی T.V. چینل کے ڈائریکٹر

فَمَنْ مِصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو صحیح پروردگار و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی خفاعت کروں گا۔ (تحریر اہل)

کے گھر میں خود کشی کی کوئی (کامیاب یا) ناکام ”واردات“ ہو جائے تو وہ کیا کرے گا؟ یقیناً آپ فرمائیں گے کہ وہ یہ سانحہ چھپانے اور اس کی خبر و شست اثر کی اشاعت رُکوانے کے لیے اپنا پورا زور صرف کر دیگا! دنیا میں عزت اور آخرت میں جنت کے طلبگار پیارے صحابیو! اسی تناظر میں آپ کو دوسرے مسلمانوں کی عزت کا بھی سوچنا چاہئے۔ ”بخاری شریف“ میں ہے: حضرت سپد ناجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔“ (بخاری ج ۱ ص ۳۵ حدیث ۵۷۷)

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”ہر فرد اسلام کی خیر خواہی (یعنی بھلائی چاہنا) ہر مسلمان پر فرض ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۴۱۵) مفسرِ شہیر حکیم

الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى فرماتے ہیں: جس مسلمان کی غیبت کی جارہی ہو، اُس کی عزت بچانے والے کو فرشتہ پل صراط پر پروں میں ڈھانپ کر گزارے گا تاکہ دوزخ کی آگ کی تپش اُس تک نہ پہنچ پائے۔ (مرآۃ ج ۲ ص ۵۷۲)

مُلَخَّصًا) وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

غمِ حیات ابھی راحتوں میں ڈھل جائیں

تری عطا کا اشارہ جو ہو گیا یارب (وسائلِ بخشش ص ۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زُورِ دِیَاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یعلیٰ)

مارے جانے والے ڈاکوؤں کی مَدَمَّت

سوال: آپ نے ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کے اقتباس میں تو ڈاکوؤں، دہشت گردوں وغیرہ جنہوں نے لوگوں کا سُکون برباد کر کے رکھ دیا ہے اُن کے قتل ہو جانے یا پھانسی لگ جانے کے بعد ان کی بھی مَدَمَّت کرنے سے منع کر دیا!

جواب: میں نے ہر صورت کو منع نہیں کیا اور نہ ہی اپنی طرف سے منع کیا، صرف حکمِ شریعت بیان کیا ہے، جو مسلمان واقعی چور یا ڈاکو تھے اور اپنے کفرِ کردار کو پہنچ گئے اب ہو سکے تو اُن کیلئے دُعاے مغفرت کی جائے، اُن کو بغیر صحیح مقصد کے ہرگز بُرا بھلا نہ کہا جائے کہ احادیثِ مبارکہ میں اپنے مُردوں کو بُرائی کے ساتھ یاد کرنے کی مُمَافَعَت ہے، بلکہ وہ زندہ ہوں اُس وقت بھی بلا مصلحتِ شرعی انہیں بُرا بھلا کہنے کی اجازت نہیں، مَدَمَّت کی مُتَعَدِّد صورتوں میں سے بعض ناجائز صورتیں ہمارے زمانے میں یہ بھی ہیں کہ محض ٹائم پاس کرنے، گپیں مارنے، بُرائی بیان کرنے یا محض ایک خبر بنانے کے طور پر مذکورہ بالا افراد کو بُرا کہا جاتا ہے، ہاں، اخبار والے اگر اس نیت سے ایسوں کی مَدَمَّت بھری خبر چھاپیں تاکہ ان کے انجام سے مسلمانوں کو عبرت حاصل ہو تو جائز بلکہ کارِ ثواب ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُولُہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

وہ اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 505 صفحات پر مشتمل کتاب،

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ہم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

”غیبت کی تباہ کاریاں“ صَفَحَہ 191 پر ”سُنَّۃ اَبُو دَاوُد“ کے حوالے سے مَرْقُوم

ہے: حضرت سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مَا عَزَا سَلَمٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کُو جِب رَجَمَ کَیَا گِیَا تہا، (یعنی زنا کی ”حد“ میں اتنے پتھر مارے گئے کہ وفات پا چکے تھے)

دو شخص آپس میں باتیں کرنے لگے، ایک نے دوسرے سے کہا: اسے تو دیکھو کہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی مگر اس کے نفس نے نہ چھوڑا، رُجِمَ رَجِمَ

الکَلْبِ یعنی گتے کی طرح رَجَمَ کَیَا گِیَا۔ حُضُورِ پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے سن کر سَلَوْتُ فرمایا (یعنی خاموش رہے)۔ کچھ دیر تک چلتے رہے، راستے میں

مَرا ہوا گدھا ملا جو پاؤں پھیلائے ہوئے تھا۔ سِرْکَا رِوَالَا تَبَار، مدینے کے

تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان دونوں شخصوں سے فرمایا: جَاؤْ اِسْ مُرْدَار

گدھے کا گوشت کھاؤ۔ انھوں نے عرض کی: یَا نَبِیَّ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!

اسے کون کھائے گا! ارشاد فرمایا: وہ جو تم نے اپنے بھائی کی آبروریزی کی، وہ اس گدھے

کے کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ

(یعنی ماہِز) اِس وَقْتِ جَنَّتْ کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔ (ابوداؤد ج ۴ ص ۹۷ حدیث ۴۲۲۸)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وِرَسُولُہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

تُو مرنے والے مسلمان کو مت بُرا کہنا

”تُو بے حساب، اسے بخش، یا خدا“ کہنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

چور ڈاکو کی گرفتاری کی خبریں دینا

سوال: جو چور یا ڈاکو پکڑے گئے اخبار میں ان کی خبر لگانے کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: اول تو یہ دیکھ لیا جائے کہ جو پکڑے گئے وہ واقعی چور یا ڈاکو ہیں بھی یا نہیں! بہارِ

شریعت جلد 2 صفحہ 415 پر مسئلہ نمبر 2 ہے: ”چوری کے ثبوت“ کے دو طریقے

ہیں: ایک یہ کہ چور خود اقرار کرے اور اس میں چند بار کی حاجت نہیں صرف ایک

بار (کا اقرار) کافی ہے دوسرا یہ کہ دو مرد گواہی دیں اور اگر ایک مرد اور دو عورتوں

نے گواہی دی تو قطع (یعنی ہاتھ کاٹنے کی سزا) نہیں مگر مال کا تادان دلایا جائے اور

گواہوں نے یہ گواہی دی کہ (ہم نے چوری کرتے نہیں دیکھا فقط) ہمارے

سامنے (چوری کا) اقرار کیا ہے تو یہ گواہی قابلِ اعتبار نہیں۔ گواہ کا آزاد ہونا شرط

نہیں (یعنی غلام کی گواہی بھی یہاں مقبول ہے)۔ (ذَرْمُ خُتَارٍ وَذَلَالُ الْمُخْتَارِ ج ۶ ص ۱۳۸)

دُوم یہ کہ پکڑے جانے والوں کی خبر لگانے میں مصلحتِ شرعی دیکھی جائے۔

عموماً خبریں لگانے میں کوئی صحیح مقصد پیش نظر نہیں ہوتا نیز شرعی ثبوت کی بھی پرواہ

نہیں کی جاتی بس یوں ہی ”خبر برائے خبر“ چھاپنے کی ترکیب کر دی جاتی ہے، جیسی تو

بارہا ایسا ہوتا ہے کہ جس کو بطور ”مجرم“ اخباروں میں خوب اچھا لال گیا بعد میں وہی

”باعزتِ بری“ بھی ہو گیا! تو جس کا چور، ڈاکو، خائن یا ٹھگ (Cheater)

وغیرہ ہونا شرعاً ثابت نہ ہو اُس کو ”مجرم“ قرار دینا ہی گناہ ہے چہ جائیکہ

اُسے اخبار میں بطور مجرم مُشہّر کر کے لاکھوں لوگوں میں ذلیل و خوار کر دینا! یقیناً

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر رُود و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کچھوں میں سے ہے۔ (ذبیحہ)

یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے اور اس میں اُس مسلمان بلکہ اُس کے پورے خاندان کی سخت بے عزتی اور شدید ایذا و دل آزاری کا سامان ہے۔

تو نے چوری کی (حکایت)

پیارے صحابی اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی اور میری آبرو محفوظ رکھے، پاک پروژہ دگار عَزَّوَجَلَّ ہمیں چوری کرنے اور کسی مسلمان پر چوری کا الزام دھرنے سے بچائے۔ امین۔ بے سوچے سمجھے سنی سنائی بات میں آ کر کسی مسلمان کو چور کہنا یا لکھ دینا آسان نہیں۔ اس ضمن میں مسلم شریف کی روایت ملاحظہ ہو: چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: حضرت عیسیٰ ابن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اُس سے فرمایا: ”سَرَقْتَ“، یعنی ”تو نے چوری کی“۔ وہ بولا: ”ہرگز نہیں، اُس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔“ تو (حضرت عیسیٰ نے فرمایا: اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِی۔ یعنی میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے اپنے آپ کو ٹھٹھایا۔) (مسلم ص ۱۲۸۸ حدیث ۲۳۶۸)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمِ الاُمت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اُس قسم کھانے والے کو چھوڑ دینے کے متعلق حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ سَلَام نے فرمایا: اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِی۔ یعنی اس

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ڈکڑہا اور وہ مجھ پر دُروِ دیا کہ نہ پڑھے۔ (نام)

قسم کی وجہ سے تجھے سچا سمجھتا ہوں کہ مومن بندہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتا، (کیونکہ) اُس کے دل میں اللہ کے نام کی تعظیم ہوتی ہے، اپنے مُتَعَلِّق غَلَط فہمی کا خیال کر لیتا ہوں کہ میری آنکھوں نے دیکھنے میں غلطی کی۔ (مراۃ ج ۶ ص ۶۲۳)

اور امام نووی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ”کلام کا ظاہر یہ ہے کہ میں نے اللہ تَعَالٰی کی قسم کھانے والے کی تصدیق کی اور اُس کا چوری کرنا جو میرے سامنے ظاہر ہوا، میں نے اس کو جھٹلایا۔ (وضاحت یہ ہے کہ) شاید اُس شخص نے وہ چیز لی تھی جس میں اس کا حق تھا یا اس نے غَضَب کا قَصْد نہیں کیا تھا یا حضرت عِیْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ظاہری طور پر یوں محسوس ہوا کہ اُس شخص نے ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز لی (یعنی چرائی) ہے لیکن جب اس نے حَلَف لیا (یعنی قسم کھائی) تو آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنا گمان ساقط کر دیا اور اس گمان سے رُجوع کر لیا۔“

(شرح مسلم للنووی ج ۸ ص ۱۲۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے

صَدقے ہماری مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرِسْوَلُہٗ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

ہے مومن کی عَزَّت بڑی چیز یارو!

بُرائی سے اس کو نہ ہرگز پکارو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گرفتار شدہ چور کی خبر لگانا کیسا؟

جواب: شرعی ثبوت حاصل ہو جانے کی صورت میں بھی یہ غور کر لیجئے کہ اس کی خبر اخبار میں

”خبر برائے خبر“ چھاپ رہے ہیں یا کوئی اچھی نیت بھی ہے! مثلاً بطور چور مُشتر

ہونے پر اُس کی ہونے والی ذلت سے دوسرے لوگ عبرت حاصل کریں نیز آئندہ

کیلئے اس بد کام سے محتاط بھی ہو جائیں اس نیت سے چوری کی خبر کی اشاعت کی

جاسکتی ہے۔ چور اگرچہ بہت بُرا بندہ ہے مگر بغیر کسی شرعی مصلحت کے اُس کی

تذلیل و تشہیر جائز نہیں، کیوں کہ چور ہونے کے باوجود بَحِیثِ مسلمان اس کی

حُرمت باقی ہے۔ ہاں جتنی شریعت کی طرف سے تشہیر و تذلیل کی اجازت ہے اُتنی

کی جاسکتی ہے، اس سے زائد نہیں یعنی یہ نہیں کہ اب مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس کی مرضی

ہو جب چاہے غیبت کرتا رہے! فی زمانہ اخبار والوں کے پاس شرعی ثبوت کی

اطّلاع کے مُعتمد (یعنی قابلِ اعتماد) ذرائع ہوتے ہیں یا نہیں اس کو صحافی صاحبان

خوب سمجھ سکتے ہیں۔ نیز جس انداز میں اور جس ترکیب سے خبریں لیتے ہیں اس میں

یہ بھی غور کیا جائے کہ قانون کی رو سے اس کی اجازت بھی ہے یا نہیں۔ ہر مسلمان کی

اپنی اپنی جگہ عزت و حرمت ہے، سبھی کو چاہئے کہ احترامِ مسلم کا لحاظ رکھیں۔ سُنن

ابن ماجہ میں ہے: خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(ابن عمر)

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر رُودِ شریف پڑھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔

نے کعبہ معظمہ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: **مُؤْمِن کی حُرْمَت (یعنی عزت و**

آبرو) تجھ سے زیادہ ہے۔ (ابن ماجہ ج ۴ ص ۳۱۹ حدیث ۳۹۳۲)

چور سے بڑھ کر مُجْرِم

جس کے یہاں چوری ہوئی اُس کو بھی چاہئے کہ خواخواہ ہر ایک پر شُبہ کرتا اور

تہمت دھرتا نہ پھرے جیسا کہ آج کل اکثر ایسا ہو رہا ہے مثلاً گھر میں کوئی چیز

چوری ہو جاتی ہے تو کبھی بے قُصُور بہو مَتَّہَم (مُث۔ ت۔ ہَم) ہوتی یعنی تہمت کی

زَد میں آتی ہے تو کبھی بھاؤج کی شامت آتی ہے یا گھر کے نوکر پر بجلی گرائی جاتی

ہے حالانکہ کسی کے بارے میں شرعی ثبُوت تو درکنار بسا اوقات کوئی واضح قرینہ

بھی نہیں ہوتا! لہذا سبھی کو اس روایت سے عبرت حاصل کرنی چاہئے جیسا کہ

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: وہ شخص جس کا مال چوری ہوا،

ہمیشہ تہمت (لگانے) میں رہیگا یہاں تک کہ وہ چور سے (بھی) بڑا مجرم بن

جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۱۰۹، شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۵ ص ۲۹۷ حدیث ۱۷۰۷)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

سنوں نہ فُحْش کلامی نہ غیبت وچغلی

تری پسند کی باتیں فقط سنا یارب (وسائلِ بخشش ص ۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع منیر)

مُزَلَّم کا نام چھاپنا کیسا؟

سوال: جو مُزَلَّم پکڑے جاتے ہیں اُن کے نام مع پہچان اخبار میں چھاپے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: یہاں غیبت کے جواز کی عمومی شرائط کے ساتھ دو باتیں اور ہیں، اَوَّلَیْہ کہ محض الزام نہ

ہو بلکہ ثُبُوتِ شرعی ہو یعنی اس کا مجرم ہونا قانوناً ثابت ہو چکا ہو، دوسرا یہ کہ مجرم ایسا ہو

کہ اس کی تشہیر سے عوام الناس کو فائدہ ہو، یعنی جیسے بعض اوقات محض ذاتی معاملات

ہوتے ہیں اور ان پر گرفتاری ہو جاتی ہے، ان معاملات کا عوام کے ساتھ کوئی تعلق

نہیں ہوتا تو ان کی تشہیر کی ہرگز اجازت نہیں۔ مذکورہ بالا تفصیل سے واضح ہو گیا کہ

بعض صورتوں میں اخبار میں نام مع پہچان دینے کی اجازت ہے اور بعض میں نہیں

کیونکہ اس سے ان کو اور ان کے خاندان والوں کو سخت اذیت ہوگی۔ کسی کی گرفتاری

اگر ظلماً محض خانہ پُری یا کسی انتقامی کارروائی کے ضمن میں کی گئی ہو تب تو گرفتاری بھی

سخت گناہ و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اور گرفتاری کا حکم جاری کرنے

والا، گرفتار کرنے والا وغیرہ جو بھی اُس مظلوم کی گرفتاری میں جان بوجھ کر شریک

ہوئے سبھی گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہیں۔ نیز ضابطہ تعزیرات پاکستان کی

دفعات 499 سے 502 کے تحت ”یہ لوگ خود قابل گرفتاری مجرم“ ٹھہرتے ہیں۔

مسلمان کی بے عزتی کبیرہ گناہ ہے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 504 صفحہ

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار رُوِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

پر مشتمل کتاب، ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صَفْحہ 58 تا 59 کا ایک لرزہ خیز اقتباس ملاحظہ ہو جو کہ خوفِ خدا رکھنے والوں کیلئے نہایت ہی عبرت انگیز ہے چنانچہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک کسی مسلمان کی ناحق بے عزتی کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(ابوداؤد ج ۴ ص ۳۵۳ حدیث ۴۸۷۷)

خدا و مصطفیٰ کو ایذا دینے والا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی عزت کا تحفظ ہے مگر افسوس! ایسا نازک دور آ گیا ہے کہ اب اکثر مسلمان ہی دوسرے مسلمان بھائی کی عزت کے پیچھے پڑا ہوا ہے جی بھر کر غیبتیں کر رہا ہے اور پُغلیاں کھا رہا ہے، بلا تکلف تہمتیں لگا رہا ہے، بلا وجہ دل دُکھا رہا ہے، دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے، ”ظلم کا انجام“ صَفْحہ 19 تا 20 پر ہے: **هُوَ قَوْلُ الْعِبَادِ كَا مُعَامَلَةٍ بِأَنَّ نَازُكًا ہے مگر آہ! آج کل بے باکی کا دور دورہ ہے، عوام تو گنجائش خواص کہلانے والے بھی عموماً اس کی طرف سے غافل رہتے ہیں۔ غصے کا مرض عام ہے اس کی وجہ سے اکثر ”خواص“ بھی (بلا اجازتِ شرعی) لوگوں (کو ایک دم جھاڑ دیتے اور ان) کی دل آزاری کر بیٹھتے ہیں اور اس کی طرف ان کی بالکل توجہ نہیں ہوتی کہ**

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں بھی پر زور دیا کھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

کسی مسلمان کی بلا وجہ شرعی دل آزاری گناہ و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ قُتَاوٰی رَضَوِیہ شریف جلد 24 صَفْحَہ 342 پر طَبْرانی شریف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سُلْطَانِ دُوحَاہَان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اَذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اَذٰنٰی وَمَنْ اَذٰنٰی فَقَدْ اَذٰی اللہَ۔ (یعنی) جس نے (بلا وجہ شرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔ (الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ ج ۲ ص ۳۸۷ حدیث ۳۶۰۷) اللہ و

رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایذا دینے والوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سُورَةُ الْاَحْزَابِ آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللہُ فِی الدُّنْیَا وَالاٰخِرَةِ وَاعَدَ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا ﴿۵۷﴾

ترجمہ کنز الایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور اس کے رسول کو ان پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

گناہ بے عدد اور جرم بھی ہیں لاتعداد

کر عفو نہ سکوں گا کوئی سزا یارب (وسائل بخشش ص ۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار رُزِ دِ پاک پڑھا اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

دہشت گردی کی واردات کی خبر چھاپنے کے نقصانات

سوال: دہشت گردی کی وارداتوں کی خبریں چھاپنے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: اگر میری ذاتی رائے معلوم کرنا مقصود ہے تو عرض ہے کہ دہشت گردی کی وارداتوں

کی خبریں چھاپنے میں کوئی بھلائی نہیں، اَلْاُثْمَةُ عَدَدُ نَقْصَانَاتٍ ہیں مثلاً اس سے خواہ

مخوہ خوف و ہراس پھیلتا ہے، نیز جذباتی اور مُجَرِّمانہ ذہنیت کے کئی نادان انسان

مار دھاڑ پر اُتر آتے، خوب اشلحہ چلاتے، گولیاں برساتے، مکانون اور

دُکانوں، بسوں اور کاروں وغیرہ کی توڑ پھوڑ مچاتے، گاڑیاں جلاتے، لوٹ مار

مچاتے اور اپنے وطن عزیز کی اِملاک نذرِ آتش کر کے درحقیقت اپنے ہی پاؤں

پر کلہاڑے چلاتے ہیں اور یوں دہشت گردوں کی میلی مُرادیں برآتی ہیں کہ

اکثر دہشت گردی کے ذریعے ان کا مقصد ہی بد امنی پھیلانا ہوتا ہے اور ستم

ظریفی یہ ہے کہ بعض ذرائعِ ابلاغ خوب مڑبچ مسالے لگا کر تخریب کاریوں کی

خبریں چکا کر اس معاملے میں دہشت گردوں کے خواہی مخواہی مُعاون ثابّت

ہوتے بلکہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر گویا مددگار بنتے ہیں اور قرآن سے ایسا

گلتا ہے کہ دو چار عام افراد کی ہلاکتوں پر مبنی خبر ان کے نزدیک خاص قابلِ توجّہ

ہی نہیں ہوتی! کوئی اہم لیڈر مارا جائے، ڈھیروں لاشیں گریں، غیر معمولی نقصان

ہو، خوب ہنگامے ہوں، جگہ بہ جگہ گاڑیاں جلائی جا رہی ہوں، شہر بند پڑا ہو جی

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ بکارت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

خوب سنسنی خیز سُرخیان (Headings) لگتیں اور ٹھیک ٹھاک اخبار بکتے

ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ورسولہٗ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

یاد رکھو! وہی بے عقل ہے احمق ہے جو

کثرتِ مال کی چاہت میں مرا جاتا ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دہشت گردی کی خبر اخبار کی جان ہوتی ہے

سوال: دہشت گردی کی خبر تو اخبار کی جان ہوتی ہے، آج کل اخبار بکتا ہی اس طرح کی

خبروں سے ہے۔ کیا دہشت گردی کی خبر دینا جائز ہی نہیں؟

جواب: میں نے جواز وعدَمِ جواز (یعنی جائز اور ناجائز ہونے) کی بات نہیں کی، اپنی ذاتی

رائے کے مطابق اس طرح کی خبروں کے اُن منفی اثرات (Side Effects)

کی جانب توجہ دلانے کی سعی کی ہے، جن کا عام مُشاہدہ ہے، اور ہر ذی شعور

مسلمان اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے اتفاق کریگا۔ میرے ناقص خیال میں اگر

دہشت گردیوں اور اشتعال انگیز خبروں کی دنیا بھر میں اشاعت بند ہو جائے تو

دہشت گردیاں بھی کافی حد تک دم توڑ جائیں! اِنْسِدِ ادْخْرِیْب کاری کے ادارے

بے شک فعال رہیں اور دشمنوں پر کڑی نظر رکھیں۔ عوام کو اگرچہ سنسنی خیز خبروں

سے اکثر دلچسپی ہوتی ہے مگر اس میں ان کا اپنا کوئی فائدہ نہیں، بس ایک ”فُضُول

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (۱) (بی بی)

موضوع“ ہاتھ آ جاتا ہے، بے کار باتوں، قیاس آرائیوں انتظامیہ پر تنقیدوں اور تہمتوں وغیرہ کا سلسلہ چل نکلتا ہے! دنیا کے جن ممالک میں اس طرح کی داخلی وارداتوں کی تشہیر پر پابندی ہے وہاں نہ ہڑتالیں ہوتی ہیں نہ ہنگامے، وہ پُر امن بھی ہیں اور دُنوی اعتبار سے ترقی کی راہوں پر گامزن بھی۔ اگر ایسی خبروں کی اشاعت نہ کرنے میں اُمت کا کوئی بہت بڑا نقصان نظر آتا ہو اور ثواب کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ سے نکلتا محسوس ہوتا ہو تو صحافی حضرات میری تہنیت فرمائیں، میں اپنے موقف پر اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نظر ثانی کر لوں گا۔ نیز صحافی حضرات بھی ”ضمانت ضبط“ یا ”اخبار کی اشاعت پر پابندی“ کا باعث بننے والے قانون مطبوعات و صحافت کے ضابطہ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 24 کے تحت آنے والے 15 جرائم میں سے شق نمبر 3 اور 6 پر غور فرمائیں۔ (شق نمبر 3) تشدد دیا جنس سے تعلق رکھنے والے جرائم کی ایسی رُو داد جس سے غیر صحت مندانہ تجسس یا نقل کا خیال پیدا ہونے کا امکان ہو (شق نمبر 6) اُمن عامہ میں خلل ڈالنے کی کوشش۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ورسولہٗ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

سرفراز اور سُرخرو مولیٰ

مجھ کو تُو روزِ آخرت فرما (وسائلِ بخشش ص ۱۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ شامِ دُرُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجاازِ ائمہ)

صحافت کی آزادی

سوال: آپ کی باتوں سے ایسا لگتا ہے کہ آپ صحافت کی آزادی سے متفق نہیں!

جواب: میں ہر اُس ”آزادی“ سے غیر متفق ہوں جو ”آخرت کی بربادی“ کا باعث ہو،

میں اِس وقت مسلمانوں سے مخاطب ہوں اور جو صحافی مسلمان ہیں اُن پر خود

ہی شریعت کی طرف سے پابندیاں عائد ہیں، وہ من مانی کرنے کے لئے

”آزاد“ ہی کب ہیں! ہاں تعمیرِ قوم و ملت کے لئے شریعت کے دائرے میں رہ

کر بے شک وہ خوب اپنا قلم استعمال کریں۔ فِی نَفْسِہ صحافت کوئی بُری چیز

بھی نہیں، صحافت کا سب سے بڑا اُصول سچائی ہے، صداقت ہی پر صحافت کی

عمارت تعمیر ہو سکتی ہے۔ ہماری تاریخ میں ایسے بے شمار صحافیوں کے نام موجود

ہیں جن کو ہم آج بھی سلام کرتے اور ان کے کارناموں کی قدر کرتے ہیں۔ وہ

بے باک تھے، حق گو تھے، دیانت دار تھے، ان کا لکھا ہوا ایک ایک حرف گویا

انمول ہیرا ہوتا تھا جسے وہ قوم کی نذر کرتے تھے۔

”اچھے بچے گھر کی بات باہر نہیں کیا کرتے!“

میٹھے میٹھے صحافی اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقلِ سلیم کی نعمت عنایت

فرمائے۔ امین۔ باشعور لوگ اپنے بچوں کو شروع ہی سے یہ تعلیم دیتے ہیں کہ

دیکھو بیٹا! ”اچھے بچے گھر کی بات باہر نہیں کیا کرتے۔“ مگر بعض اخبارات کا

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر بُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی (عبدالرزاق)

کردار اس معاملے میں نادان بچوں سے بھی گیا گزرا ہوتا ہے، بس جو خبر ہاتھ لگی، چھاپ دی، اب چاہے اس سے نسلی فسادات کو ہوا ملے چاہے لسانی فسادات کو، چاہے اس سے کوئی زخمی ہو یا کسی کی لاش گرے، خواہ اس سے کسی کا گھر تباہ ہو یا چاہے اپنا وطن عزیز ہی داؤ پر لگ جائے۔ کیسی ہی راز داری کی خبر کیوں نہ ہو، آزادی صحافت کے نام پر چھاپنی ضرور ہے، گویا ہر طرح کی ہر خبر کی اشاعت ہی آزادی صحافت ہے! ہر سمجھدار آدمی یہ بات جانتا ہے کہ ہر بات ہر کسی کو نہیں بتائی جاتی۔ پھر جب آدمی زبانی بات کرتا بھی ہے تو وہ دس بیس یا پچاس سو تک پہنچتی ہوگی مگر اخبار بینی کرنے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہوتی ہے اور دوست دشمن سبھی پڑھتے ہیں۔ کاش! بولنے سے پہلے تولنے اور چھاپنے سے پہلے ناپنے کا ذہن بن جائے۔ کاش! اے کاش! یہ حدیثِ پاک ہر مسلمان صحافی حریرِ جان بنالے جس میں میرے پیارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: ”جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات کریگا جس تک اُن کی عقلیں نہ پہنچیں تو ضرور وہ اُن میں کسی پر فتنہ ہوگی۔“ (ابن عساکر ج ۳۸ ص ۳۵۶) کیا آزادی صحافت اس کا نام ہے کہ مسلمانوں کی بے دریغ عزتیں اُچھالی جائیں! رشوتیں لیکر فریقِ مقابل کا حَسبِ نَسب کھنگال ڈالا جائے! مسلمانوں پر خوب خوب تہمتیں دھری جائیں! مسئلہ تو یہ ہے کہ الزام

﴿مَنْ مِصْطَفًى﴾ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر رُوئے محمود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

تراشی غیر مسلموں پر بھی جائز نہیں مگر افسوس! کہ اب مسلمان ایک دوسرے کے خلاف تہمتوں سے بھرپور بیانات داغنے اور آزادی صحافت کے نام پر بعض اخبارات انہیں آنکھیں بند کر کے چھاپتے ہیں، خصوصاً انتخابات کے دنوں میں بطور رشوت ملنے والے چند سکوں کی خاطر کسی ایک فریق سے ”ترکیب“ بنالی جاتی ہے اور فریقِ ثانی پر جی بھر کر کیچڑ اُچھالی جاتی اور اس کی خوب خوب پولیس کھولی جاتی ہیں اور یوں گناہوں کا ایک طویل سلسلہ چل نکلتا ہے، انتخابات ختم ہو جاتے ہیں مگر دشمنیاں باقی رہ جاتی ہیں۔

ایسی خبر شائع نہ فرمائیں جو فتنے جگائے

پیارے پیارے صحابی اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا کی دولت کی حرص سے ہماری حفاظت کرے، ہمیں مسلمانوں میں فتنے پھیلانے والا بننے سے بچا کر اَمَن و امان کا داعی بنائے۔ امین۔ صدر کروڑ افسوس کہ بسا اوقات جان بوجھ کر ایسی خبریں بھی چھاپ دی جاتی ہیں جو مسلمانوں میں فتنہ و فساد اور بُرا چرچا پھیلنے کا باعث بنتی ہیں، ایسا کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور اپنی موت کو یاد کرنا چاہئے۔ چپٹی خبروں سے اگر اخبار کی چند کاپیاں یک بھی گئیں اور دنیا کی ذلیل دولت میں قدرے اضافہ ہو بھی گیا تب بھی ان سے کب تک فائدہ اُٹھائیں گے؟ انہیں کب تک کھائیں گے؟ آخر اس دارِ ناپائیدار میں کب تک

فَمَنْ فُصِّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر رُود پاک کی کثرت کروے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یعلیٰ)

گل چھڑے اڑائیں گے؟ یاد رکھئے! آخر کار آپ جناب کو اندھیری قبر میں اُترنا ہی ہے، اور کَمَا تَدِينُ تَدَان (یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی) سے سابقہ پڑنا ہی ہے۔ بُرا چرچا پھیلانے کے عذاب سے ڈرنے اور دل میں خوفِ آخرت پیدا کرنے کیلئے ایک آیتِ کریمہ اور ایک حدیثِ مبارکہ ملاحظہ ہو: پارہ 18 سُورَةُ التُّوْمِ
آیت نمبر 19 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُجْبُونَ أَنْ تَشِيْعَ تَرْجَمَهُ كَنْزُ الْاِيْمَانِ: وہ لوگ جو چاہتے ہیں
الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ اٰمَنُوا لَهُمْ كَمَا تَدِينُ تَدَان (یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی) سے سابقہ پڑنا ہی ہے۔ بُرا چرچا پھیلانے کے لئے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں۔

حدیثِ پاک میں ہے: ”فَنَفَثَ سَوِيًّا هُوَ اَوْ هُوَ اُسْ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت جو اس کو بیدار کرے۔“
(الْجَامِعُ الصَّغِيرُ لِلْسُّيُوطِيِّ ص ۳۷۰ حدیث ۵۹۷۵)

سَنَسْنِي خِيَزْ خَبْرِيں پھیلا نا

اس بات پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے کہ آج کل بعض صحافیوں کا کام ہی صرف افواہیں اُڑانا اور سَنَسْنِي خِيَزْ خَبْرِيں پھیلا نا رہ گیا ہے۔ ان کی تمام تر کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی طرح گھروں میں گھس کر لوگوں کے سَنَسْنِي پھیلانے والے ذاتی حالات معلوم کریں ہو سکے تو بطور ثُبُوت فوٹو بھی بنالیں اور ان کی عام تشہیر کر کے انہیں بے آبرو کریں، مسلمانوں کو ایک دوسرے سے مُتَنَفِّر (مُ - ت - نَف - ت) کریں اور لڑائیں، اب ان کا سب سے بڑا کارنامہ جاسوسی رہ گیا ہے، خبریں تو جاسوسی، مضامین تو جاسوسی

﴿مَنْ يُصِلْ﴾ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

اور کہانیاں تو وہ بھی جاسوسی۔ اللہ تَعَالَى ہم مسلمانوں کو ایک دوسرے کی عزت کا محافظ بنائے اور دونوں جہانوں میں سُرخرو کرے۔ اَمِين بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِين صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔ وَاللَّهُ اَعْلَمُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

اخلاق ہوں اچھے میرا کردار ہو سُتھرا

محبوب کا صدقہ تُو مجھے نیک بنادے (وسائلِ بخشش ص ۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحافیوں کا خرید کر باتیں اگلوانا

سوال: اگر صحابی موقع بہ موقع گھروں پر جا کر ”گریڈ“ نہیں کریں گے تو قوم تک صحیح احوال کون پہنچائے گا!

جواب: قوم کو ہر سطح کے لوگوں کے بغیر کسی حُدُود و قُیود کے معاریب (یعنی عیبوں) سے باخبر

کرنے کی آخر حاجت ہی کیا ہے؟ کسی ایک آدھ قومی و عوامی مسئلے سے مُتَعَلِّق بطور

خاص کوئی ایک آدھ تحقیق شدہ بات بیان کرنے کی تو اجازت ہو سکتی ہے لیکن

ہمارے ہاں جو کچھ ہوتا ہے وہ کچھ ڈھکا چھپا نہیں۔ یاد رکھئے کہ کسی کے ذاتی

مُعَامَلات کی ٹوہ میں پڑنے اور ان کی ”چھان گریڈ“ کرنے کی شریعت نے مُمَانَعَت

فرمائی ہے۔ چنانچہ پارہ 26 سُورَةُ الْمُحْجَرَات آیت 12 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوا

تَرْجَمَةُ کَنْزِ الْاِيْمَان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو

اِس حصّہ آیتِ مقدّسہ کے تحت صدرُ الْاَفاضِل حضرت عَلّامہ مولانا سید محمد نعیم

الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی ”خَزَائِنُ الْعِرْفَان“ میں فرماتے ہیں:

”یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے چُھپے حال کی جُستجو میں نہ

رہو جسے اللہ تَعَالٰی نے اپنی سِتّاری سے چُھپایا۔ حدیث شریف میں ہے:

گُمان سے بچو گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو، ان کے ساتھ

حرص و حسد، بُغض، بے مَرْوَتی نہ کرو، اے اللہ تَعَالٰی کے بندو! بھائی بنے رہو جیسا تمہیں

حکم دیا گیا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اُس پر ظلم نہ کرے، اُس کو رُسوا نہ کرے، اُس کی

تخفیر نہ کرے، تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے، (اور ”یہاں“ کے لفظ

سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا) آدمی کے لئے یہ بُرائی بُہت ہے کہ اپنے مسلمان

بھائی کو تخفیر دیکھے، ہر مسلمان، مسلمان پر حرام ہے، اس کا خون بھی، اس کی آبرو بھی، اس کا

مال بھی۔ ”اللہ تَعَالٰی تمہارے جسموں اور صورتوں اور عَمَلوں پر نظر نہیں فرماتا لیکن

تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے۔“ (بخاری و مسلم) حدیث شریف میں ہے: جو بندہ

دنیا میں دوسرے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تَعَالٰی روزِ قیامت اُس کی پردہ پوشی

فرمائے گا۔“ (خَزَائِنُ الْعِرْفَان ص ۹۵۰ مکتبۃ المدینہ)

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (زبیذیہ)

..... تو تم ان کو ضائع کر دو گے

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی مکرمؐ، نور مجسمؐ،

رسول اکرمؐ، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ ارشادِ معظّم خود سنا ہے:

اِنَّكَ اِنْ اَتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ۔ ”اگر تم نے لوگوں کے (پوشیدہ)

غُیُوب تلاش کئے تو تم ان کو تباہ کر دو گے۔“ (ابوداؤد ج ۴ ص ۳۵۶ حدیث ۳۸۸۸)

مفسّرِ شہیرِ حکیمِ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی اس حدیث

پاک کے تحت فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ اس فرمانِ عالی میں خطابِ حُصُوصی

طور پر جنابِ معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے ہے چونکہ آئندہ یہ سلطان بننے

والے تھے، تو اُس غُیُوب داں محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے ہی اُن کو

طریقہ سلطنت کی تعلیم دی کہ تم بادشاہ بن کر لوگوں کے خفیہ غُیُوب نہ ڈھونڈھا

کرنا، درگزر اور خُشّی الامکان عفو و کرم سے کام لینا اور ہوسکتا ہے کہ رُوئے سَخُن

سب سے ہو کہ باپ اپنی جوان اولاد کو، خاوند اپنی بیوی کو، آقا اپنے ماتحتوں کو

ہمیشہ شک کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ بدگمانیوں نے گھر بلکہ بستیاں بلکہ مُلک اُجاڑ

(مراۃ ج ۵ ص ۶۴ مختصر)

ڈالے۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

عیب جو خود رُسوا ہو گا

مُضَوْرِ نبی کریم، رَعُوْفَتِ رَّحِیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ کا فرمانِ عظیم ہے: ”اے وہ

لوگو جو زبان سے تو ایمان لائے ہو مگر جن کے دلوں میں ابھی تک ایمان داخل نہیں ہوا! نہ تو مسلمانوں کی غیبت کرو اور نہ ہی ان کے پوشیدہ عیب تلاش کرو کیونکہ جو

مسلمانوں کے پوشیدہ عیب تلاش کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے عیب ظاہر فرما دے

گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے عیب ظاہر فرما دے تو وہ اُسے ذلیل و رُسوا کر دے گا

اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر بیٹھا ہوا ہو۔“ (ابوداؤد ج ۴ ص ۵۴ حدیث ۳۸۸۰)

پیارے پیارے صحابی اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات عیبوں سے پاک ہے،

انبیائے کرام علیہم الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ملائکہ نقائِص (یعنی خامیوں) سے پاک اور

معصوم ہیں، باقی ہم جیسے گنہگار تو سراسر عیب دار ہیں۔ یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم

ہے کہ اس نے ہمارے عیبوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے، وہ چاہتا ہے کہ اس کے

بندے بھی ایک دوسرے کا پردہ فاش نہ کریں لیکن جو باز نہیں آتا اور دوسروں کو

ذلیل و خوار کرنے کی گھات میں لگا رہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بھی دنیا و آخرت

میں ذلیل کر دیتا ہے حتیٰ کہ اُس کے وہ عیب بھی ظاہر کر دیتا ہے جو اُس نے اپنے

اہل خانہ سے چھپا رکھے تھے اور اس طرح وہ اپنے گھر والوں کی نظروں سے بھی گر

جاتا ہے اور پھر اس کی اولاد تک اس کا احترام نہیں کرتی۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر رُوئے کُتْمہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنا مُنافق کا کام ہے

حضرت سیدنا عبد اللہ بن محمد بن منازِل رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: اَلْمُؤْمِنُ یَطْلُبُ مَعَاذِیْرَ اِخْوَانِہِ یعنی مومن تو اپنے مسلمان بھائیوں کا عذر تلاش کرتا ہے وَالْمُنَافِقُ یَطْلُبُ عَثَرَاتِ اِخْوَانِہِ ”جبکہ مُنافق اپنے بھائیوں کی غلطیاں ڈھونڈتا پھرتا ہے۔“ (شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۷ ص ۵۲۱ حدیث ۱۱۱۹۷) مطلب یہ کہ ایمان کی علامت لوگوں کے عذر قبول کرنا ہے جبکہ ان کی غلطیاں تلاش کرنا نفاق کی نشانی ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ورسولہٗ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور

سین نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یارب (وسائلِ بخشش ص ۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدکاری کی خبر لگانا کیسا؟

سوال: بدکاری کے ملزمین کی اخبار میں خبریں لگانے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: ان خبروں کا موجودہ انداز عموماً غیر محتاط اور گناہوں بھرا ہوتا ہے۔ گندی خبروں کا

بعض اخباروں میں باقاعدہ سلسلہ چلایا جاتا ہے، ملزم اور ملزمہ کی تصاویر شائع

کی جاتیں اور خوب حیا سوز باتیں لکھی جاتی ہیں اور یہ یقیناً ناجائز ہے۔ اور اس

طرح بسا اوقات ملکِ پاکستان کے ”قانونِ مطبوعات و صحافت“ کی بھی

(ابن عدی)

فَرَمَانُ مُصِطَلٰہُ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر رُود و شریف پڑھو! اللہ عز و جل تم پر رحمت بھیجے گا۔

خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ دفعہ 24 کے تحت جن 15 شقوں کا بیان ہے اُس کی شق نمبر (3) اور (7) ملاحظہ ہو: (3) تَشَدُّ دِیَا جُنُس سے تعلق رکھنے والے جرائم کی ایسی رُوداد جس سے غیر صحت مندانہ تَجَسُّس یا ثقل کا خیال پیدا ہونے کا امکان ہو (7) غیر شائستہ، فحش، دُشنام آمیز یا ہتک آمیز مواد کی اشاعت۔

زنا کا شرعی ثبوت

یہ بات خوب ذہن نشین کر لیجئے کہ کسی کو زانی اور زانیہ ثابت کرنا نہایت دشوار امر ہے۔ اس کے شرعی ثبوت کی صورت یہ ہے کہ یا تو وہ خود اقرار کرے یا پھر چار ایسے عادل گواہ چاہئیں جنہوں نے آنکھوں سے زنا ہوتے دیکھا ہو۔ مگر اتنی بات پر بھی ان پر ”حد“ جاری نہیں ہو سکتی جب تک قاضی مختلف سوالات کر کے ہر طرح سے اطمینان نہ کر لے۔ الغرض زنا کے شرعی ثبوت میں کافی باریکیاں ہیں، جو بغیر شرعی ثبوت کے کسی پاکدامن مسلمان کو زانی یا زانیہ کہے یا لکھے وہ سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔

لوہے کے 80 کوڑوں کی سزا

اس ضمن میں ایک دل ہلا دینے والی روایت سنئے اور خوفِ خداوندی سے تھر تھرائیے! چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت جلد 2“ صفحہ 394 پر ہے: (حضرت)

فَرْمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

عبدالرزاق (رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ) (سَيِّدُنَا) عَکْرَمَہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ایک عورت نے اپنی باندی کو زانیہ کہا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تُو نے زنا کرتے دیکھا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: قسم ہے اُس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اقیامت کے دن اس کی وجہ سے لوہے کے اُسی کوڑے تجھے مارے جائیں گے۔ (مُصَنَّف عَبْد الرَّزَّاق ج ۹ ص ۳۲۰ رقم ۱۸۲۹۱) خصوصاً صحابیوں سے مدنی التجا ہے: مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت جلد 3 کے اندر شامل حصہ 9 میں زنا، تہمت، شراب نوشی وغیرہ کے فقہی احکامات ملاحظہ فرمائیے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات میں اضافہ ہوگا اور خوفِ خدا میں ترقی ہوگی) وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ورسولہ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

دے خدا ایسی نظر جو خوبیاں دیکھا کرے

خامیاں دیکھے نہ بس اُبھائیاں دیکھا کرے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

اشتہارات کے بارے میں مدنی پھول

سوال: اخبارات عام طور پر اشتہارات ہی کی آمدنی سے چلتے ہیں، اس ضمن میں کچھ مدنی پھول دے دیجئے۔

جواب: اخبارات میں اشتہارات چھاپنے جائز ہیں بشرطیکہ جاندار کی تصویر یا کوئی اور

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار رُو دِ پاک پڑھا اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

مانع شرعی نہ ہو۔ جادو ٹونا کرنے والوں، سودی اداروں، خلاف شرع اقساط پر کاروبار کرنے والوں، گناہوں بھری لائبریریوں، غیر اسلامی عقائد پر مبنی کتابوں، نیز غیر مسلموں کے مذہبی تہواروں کی مبارکبادیوں وغیرہ پر مشتمل اشتہارات نہ چھاپے جائیں۔ آج کل ایڈورٹائزمنٹ میں اکثر جھوٹ یا جھوٹی مُبالغہ آرائی سے کام لیا جاتا ہے، اخبارات والوں کو اس طرح کے اشتہارات چھاپنے سے بھی بچنا ضروری ہے، مثلاً جعلی یا ناقص یا جن دواؤں سے شفا کا گمان غالب نہیں ہے ان کے بارے میں اس طرح کی سُرخ: ”سو فیصدی شرطیہ علاج“ یہ جھوٹا مُبالغہ ہے، بلکہ ایسے جملے تو کسی بھی دوائی کے بارے میں نہیں کہنے چاہئیں کیونکہ ہر طبیب جانتا ہے کہ طِب سارے کا سارا ظنّی ہے، کسی بھی دوا کے بارے میں یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس سے شفا ہو ہی جائیگی۔ بے شمار وہ امراض جن کے مُعالجات دریافت ہو چکے ہیں، انہیں امراض میں علاج کی تمام مجرب صورتیں آزما لینے کے باوجود روزانہ بے شمار مریض دم توڑ دیتے ہیں، یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ کوئی بھی دوا ایسی نہیں جس کے ذریعے شفا ملنا یقینی ہو۔ شفا صَرَف مِّنْ جَانِبِ اللّٰہ ہے۔ بہر حال اخبارات میں گناہوں بھرے اشتہارات شائع کرنا گناہ ہے، صرف جائز اشتہارات چھاپے جائیں۔

قرآن کریم، پارہ 6 سُورَةُ الْمَائِدَةِ آیت نمبر 2 میں ارشادِ رَبِّ الْعِبَاد ہے:

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک کھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا غرضتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا
تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ
الْعِقَابِ ۝۲

ترجمہ کنزالایمان: اور نیکی اور پرہیزگاری
پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر
باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک
اللہ کا عذاب سخت ہے۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

بندے پہ تیرے نفسِ لعین ہو گیا مُحِيط

اللہ! کر علاج مری حرص و آز کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
فلمی اشتہارات

سوال: فلمی اشتہارات کے بارے میں بھی کچھ روشنی ڈال دیجئے۔

جواب: فلموں ڈراموں اور میوزک شو وغیرہ کے اشتہارات اپنے اخبارات میں دینا گناہ و حرام

اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، ایسے اشتہارات کے ذریعے ملنے والی اجرت بھی

حرام ہے۔ اس طرح کے اشتہارات دیکھ کر جتنے لوگ وہ فلم یا ڈرامہ دیکھیں گے یا

میوزک شو میں شریک ہوں گے اُن سب کو اپنا اپنا گناہ ملے گا جبکہ ان سب کے مجموعے

کے برابر گناہ اخبار کے مالکوں اور اس میں اشتہار ڈالنے کے ذمے داروں کو ملیں

گے۔ مثلاً اشتہار کے ذریعے آگاہی پا کر دس ہزار افراد نے فلم دیکھی تو مذکورہ اخبار

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار رُو دِیا کہ پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

والوں کو دس ہزار گناہ ملیں گے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ورسولہٗ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

سرورِ دیں! لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر

نفس و شیطاں سپدا! کب تک دباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اخباری مضامین کیسے ہوں؟

سوال: اخبار کے مضامین کیسے ہونے چاہئیں؟

جواب: اسلام کے رنگ میں رنگے ہوئے، اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی مَحَبَّتِ قُلُوْب میں بیدار کرنے والے، صحابہ و اہلبیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ اور

اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے عشق سے دلوں کو سرشار کرنے والے، نیکیوں سے

پیار دلانے اور گناہوں سے بیزار کرنے والے مضامین اخبار میں ہونے

چاہئیں۔ ایسے موضوعات قلمبند کئے جائیں کہ پڑھنے والے نمازی اور سنتوں کے

پابند بنیں، والدین کی اطاعت کا درس لیں اور ان کا آپس میں بھائی چارے

اور مَحَبَّتِ وَاُخُوْت کا ذہن بنے۔ مگر صد کروڑ افسوس! ایسا نہیں، اکثر اخبارات،

ہفت روزے اور ماہنامے فُحش، لُچر اور مُخَرَّبُ الْاَخْلَاق مضامین اور عشقیہ و فسقیہ

تحریرات سے پُر ہوتے ہیں۔ انہیں پڑھ کر لوگ دین سے مزید دور ہوتے، نیت نئے

گناہوں کی رغبت پاتے اور چور یوں، ڈکیتیوں کے نئے نئے گر سکتے ہیں۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ بَیْسِت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

عُلَمَاء و مشائخ کی کردار کشی

پیارے پیارے صحابی اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمائے اہلسنّت کے قدموں میں رکھے اور بروزِ حشر انہیں کے زُمرے میں اٹھائے۔ امین۔ فی زمانہ تو ایسا لگتا ہے کہ بعض اخبار والوں کو علماء و مشائخ اور مذہبی شکل و شبّہات سے جیسے چڑھو! جہاں کسی مذہبی فرد یا مسجد کے امام یا مؤذّن وغیرہ کی کسی خطا کی بھٹک کان میں پڑی، اُسے ہاتھوں ہاتھ لیا اور اُس مذہبی فرد کی تذلیل اور کردار کشی کا کئی دن تک کیلئے باقاعدہ ایک سلسلہ چلا دیا! ہاں کسی عامل و بابا یعنی تعویذ گنڈے دینے والے کی بھول سامنے آنے اور شرعی ثبوت مل جانے کی صورت میں اُس فرد خاص کے شر سے لوگوں کو بچانے کیلئے اس کے مُتَعَلِّق بیان کرنا دُرست ہے اور اسی طرح اس قبیل (یعنی قسم) کے دوسرے جھوٹے لوگوں اور ٹھگلوں سے محتاط رہنے کا مشورہ دینا بھی بہت مناسب ہے لیکن یہ ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ اُسے ”نقلی پیر“ قرار دے کر حقیقی علماء و مشائخ کو بدنام کرنے کی مذموم ترکیبیں شروع کر دیں، حالانکہ ہر تعویذات دینے والا پوری مُریدی نہیں کرتا، عامل ہونا اور چیز ہے اور پیر ہونا اور۔

بعض کالم نگاروں کے کارنامے

بعض ”کالم نگار“ بھی نہایت بے باکی کے ساتھ شرعی مُعاملات میں دَخیل

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن ابی)

ہوتے اور اسلامی اقدار کو پامال کرتے نظر آتے ہیں، نیز جس کی چاہتے ہیں اپنے کالم کے ذریعے عزت اُچھالتے اور اُس کی آبرو کی دھجیاں بکھیر دیتے ہیں اور جس پر ”مہربان“ ہو جاتے ہیں وہ اگرچہ پاپی سماج میں پلنے والا گندی نالی کا کیڑا ہی کیوں نہ ہو اُسے ”بھیر و“ بنا دیتے ہیں!

گناہوں بھری تحریر مرنے کے بعد گناہ جاری رکھ سکتی ہے

بیٹھے بیٹھے صحافی اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب سے سدا کیلئے راضی ہو اور ہمیں بے حساب بخشے۔ امین۔ ہر ایک کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ جس بات کا زبان سے ادا کرنا کارِ ثواب ہے اُس کا قلم سے لکھنا بھی ثواب اور جس کا بولنا گناہ اُس کا لکھنا بھی گناہ ہے بلکہ بولنے کے مقابلے میں لکھنے میں ثواب و گناہ میں اضافے کا زیادہ امکان ہے مقولہ ہے: **اَلْخَطُّ بَاقٍ وَالْعُمْرُ فَاٰنٍ** یعنی ”تحریر (تادیر) باقی رہے گی اور عمر (جلد) فنا ہو جائیگی“، بہر حال تحریر تادیر قائم رہتی اور پڑھی جاتی ہے، وہ جب تک دنیا میں باقی رہے گی لوگ اُس کے اچھے یا بُرے اثرات لیتے رہیں گے اور لکھنے والا خواہ فوت ہو چکا ہو اُس کیلئے ثواب یا عذاب میں زیادتی کا سلسلہ جاری رہے گا۔ گناہوں بھری تحریر مرنے کے بعد بھی باقی رہ کر پڑھی جاتی رہنے کی صورت میں گناہ جاری رہنے کا خوفناک تصور ہی خوفِ خدا رکھنے والے مسلمان کا ہوش اُڑانے کیلئے کافی ہے!

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر کس مرتبہ پنج اور کس مرتبہ شام دُرُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجتا اثر و امر)

ایک غلط لفظ ہی کہیں جہنم میں نہ ڈال دے

پیارے پیارے صحابی اسلامی بھائیو! اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں دین و دنیا کے تمام معاملات میں محتاط رہنے کی سعادت بخشے اور ہماری آخرت برباد ہونے سے بچائے۔ امین۔ بہت ہی سوچ سمجھ کر لکھنا یا بولنا چاہئے کہ مبادا (یعنی خدا نہ کرے) زبان یا قلم سے کوئی ایسی بات صادر ہو جائے جو کہ آخرت تباہ کر کے رکھ دے۔ اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں:

{ ۱ } بیشک آدمی ایک بات کہتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا حالانکہ اس کے سبب ستر سال جہنم میں گرتا رہے گا۔ (ترمذی ج ۳ ص ۱۴۱ حدیث ۲۳۲۱)

{ ۲ } کوئی شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی بات کرتا ہے وہ اُس مقام تک پہنچتی ہے جس کا اس کو خیال بھی نہیں ہوتا۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کلام کی وجہ سے اس پر اپنی ناراضی قیامت تک کے لئے لکھ دیتا ہے۔ (الْمُعْجَمُ الْکَبِیْر ج ۱ ص ۳۶۵ حدیث ۱۱۲۹)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ عَلَمٌ دین نہ ہونے کے باوجود اسلامی مضامین لکھنے اور شرعی معاملات میں مداخلت کرنے والوں کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”جسے اُلٹے سیدھے دو حَرْف اُردو کے لکھنے آگئے وہ مصِیْفٌ وَ مُحْقِقٌ وَ مُجْتَہِدٌ بن بیٹھا اور دینِ متین میں اپنی ناقص عقل، فاسد رائے سے دخل دینے لگا، قرآن و حدیث و عقائد و ارشاداتِ ائمہ سب کا مخالف ہو کر پہنچا جہاں پہنچا!“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۵۰۴) وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر رُودِ شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔ (عبدالرزاق)

دینی حُریت تُو مجھے ربِّ کریم دے

دُر اپنا ہِشْرَم، اپنی دے قلبِ سلیم دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مضمون نگار کیلئے مَدَنی پھول

سوال: مضمون نگار کیلئے کچھ مَدَنی پھول ارشاد ہوں۔

جواب: جب بھی کسی مضمون یا تحریر کی ترکیب کرنی ہو اُس وقت سب سے پہلے اپنے دل

سے سوال کرے کہ میں جو لکھنے لگا ہوں اُس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اِس پر

ثواب بھی ملے گا یا نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ گنا ہوں بھری باتیں لکھ کر دنیا میں

چھوڑ جاؤں اور قبر و آخرت میں پھنس جاؤں! الغرض تحریر سے قبل اس کے دینی و

اُخروی فوائد اور دُنیوی جائز منافع کے مُتَعَلِّق خوب سوچ لے، ضرورتاً علماء

کرام سے مشورہ کر لے۔ جب شرعی اور اخلاقی حوالے سے مکمل اطمینان

حاصل ہو جائے تو اب رضائے الہی پانے اور ثواب کمانے کیلئے اچھی اچھی

تئیں کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر قلم سنبھالے۔

ایک مصنف کی حکایت

جاہِظ (جو کہ مُعْتَزِلِی فرقے کا مُصنّف گزرا ہے اس) کو مرنے کے بعد کسی نے خواب

میں دیکھ کر پوچھا: کیا معاملہ ہوا؟ بولا: ”اپنے قلم سے صرف ایسی بات لکھو جسے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر رُوِی جَعْدُ رُوِی شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

قیامت میں دیکھ کر خوش ہو سکو۔“ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۲۶۶) وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

دے تمیز اچھے بھلے کی مجھ کو اے ربِّ غُفُور

میں وہی لکھوں کرے جو سُرخ رُو تیرے حُضُور

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
سُنَّی سَنَائِی بات میں آ کر کسی کو گنہگار کہنا

سوال: کسی شخص کے بارے میں کوئی بُرائی کی خبر عوام میں مشہور ہو جائے تو اُسے چھاپا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: صرف اس بنیاد پر نہیں چھاپ سکتے۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ہے: كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. یعنی کسی انسان کے جھوٹا

ہونے کو یہی کافی ہے کہ وہ ہر سُنَّی سَنَائِی بات (بلا تحقیق) بیان کر دے۔ (مُقَدِّمہ صَحِیح مُسْلِم

ص ۸ حدیث ۵) کسی کے گناہ کی بَصْر فُتھرت ہو جانا اُس کے گنہگار ہونے کی ہرگز

دلیل نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجتہدِ دین و ملت مولانا شاہ امام

احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے فتاویٰ رضویہ جلد 24 صَفْحَہ 106 تا 108 پر

زبردست خفی عالم حضرت علامہ عارف باللہ ناصح فی اللہ سید عبد الغنی نابلسی

قُدَسَ سِرُّہُ الْقُدْسِی کا طویل ارشاد نقل کیا ہے اس کے ایک حصے کا خلاصہ ہے: کسی کو

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر زُور و دِیَاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یعلیٰ)

صرف اِس وَجہ سے گنہگار کہنا جائز نہیں کہ بہت سارے لوگ اُس کی طرف گناہ منسوب کر رہے ہوں اور یوں بھی آج کل لوگوں میں بغض و کینہ اور حسد و جھوٹ کی کثرت ہے۔ بعض اوقات آدمی جہالت و لاعلمی کے سبب بھی کسی پر الزام رکھ دیتا ہے اور لوگوں میں اِس کا تذکرہ بھی کر دیتا ہے اور لوگ بھی اُس کے حوالے سے آگے بیان کر دیتے ہیں۔ مُدہ مُدہ یہ خبر کسی ایسے شخص تک جا پہنچتی ہے جو کہ اپنے علم پر مغرور اور فضلِ خداوندی سے دُور ہوتا ہے، وہ لاعلمی کے سبب بیان کردہ اُس ”گناہ“ کا بلا کسی تحقیق اس طرح تذکرہ کرتا ہے کہ مجھے یہ خبر تسلسل کے ساتھ ملی ہے۔ حالانکہ جس کی طرف گناہ کی نسبت کی جا رہی ہوتی ہے اُس غریب کو خواب میں بھی اِس بات کی خبر نہیں ہوتی! مزید فرماتے ہیں: ”جب کسی شخص سے بطریقِ تواضع یا مُشاہدہ (یعنی آنکھوں دیکھا) گناہ ثابت بھی ہو جائے تب بھی اِس کا اظہار بند کر دے کیونکہ لوگوں میں بطورِ غیبت کسی کے گناہ کا تذکرہ حرام ہے اِس لئے کہ غیبت سچی بھی حرام ہے۔“ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ

اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

عیبوں کو عیب جو کی نظر ڈھونڈتی ہے پر

ہر خوش نظر کو آتی ہیں اچھائیاں نظر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فَرَمَانِ مُصْطَفَی ﷺ جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو کہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

کیا ہر خبر چھاپنے سے قبل خوب تحقیق کرنی ہوگی ؟

سوال: تو کیا ہر خبر چھاپنے کیلئے خوب تحقیق کرنی ہوگی ؟

جواب: ایسی جائز و بے ضرر خبر جو کسی فرد یا قوم یا ادارے وغیرہ کی مَدِّمَت یا مَضَرَّت یا

مَدِّمَت پر مبنی نہ ہو، جس میں کسی قسم کی شرعی خامی یا فتنے یا امین عامہ میں خلل کا

شائبہ نہ ہو، اپنے ملک کا کوئی قانون بھی نہ ٹوٹا ہو، کمزور قول ملنے پر بھی چھاپی جا

سکتی ہے۔ البتہ لایعنی خبروں، غیر مفید نظموں اور فُضُول مضمونوں اور بیکار

چٹکلوں سے بچنا مناسب ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: اِنَّ

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ۔ یعنی فُضُول باتیں ترک کر دینا انسان

کے اسلام کی خوبی سے ہے۔ (ترمذی ج ۳ ص ۸۸۵ حدیث ۲۳۲۵) عَوْتِ اِسْلَامِ

کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 63 صفحات پر مشتمل کتاب،

”بیٹے کو نصیحت“ صفحہ 9 تا 10 پر حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد

محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اے پیارے بیٹے! حضور

نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحِیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ نے اپنی اُمّت کو جو نصیحتیں ارشاد

فرمائیں اُن میں سے ایک مہکتا مدنی پھول یہ (بھی) ہے: ”بندے کا غیر مفید

کاموں میں مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے اپنی نظر

عنایت پھیر لی ہے اور جس مقصد کے لئے بندے کو پیدا کیا گیا ہے اگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

بھی اس کے علاوہ (یعنی اُس مقصد سے ہٹ کر) گزر گیا تو وہ (بندہ) اس بات کا حقدار ہے کہ اُس کی حسرت طویل ہو جائے اور جس کی عمر 40 سال سے زیادہ ہو جائے اور اس کے باوجود اُس کی بُرائیوں پر اُس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں تو اُسے جہنم کی آگ میں جانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔“ (تفسیر روح البیان، سورۃ بقرہ، تحت الاية: ۲۳۲، ج ۱، ص ۳۶۳)

(اے بیٹے!) سمجھدار اور عقلمند کے لئے اتنی ہی نصیحت کافی ہے۔

گو یہ بندہ نکمّا ہے بیکار اس سے لے فصل سے رہِ غفّار
کام وہ جس میں تیری رضا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
شیطان افواہ اڑاتا ہے

سوال: اُڑتی ہوئی خبر ملی کہ فلاں فلاں گروپ آپس میں مُتصادم ہو گئے ہیں اور باہم لڑائی چھڑ گئی ہے ایسی خبریں چھاپنا کیسا؟

جواب: ایسی خبریں تو مُصَدِّقہ (یعنی تصدیق شدہ) ہوں تب بھی چھاپنے میں نقصان کے سوا کچھ نہیں کہ عموماً اس طرح ہنگامے بڑھتے اور جان و مال کی ہلاکتوں اور بربادیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ”اٰمَنَ عَامَّةٌ مِّنْ خَلَلٍ دُلّٰلَہٗنَہٗ کِی کُوشِش“ پر مبنی خبریں تو خود ہمارے مُلکی قانون کے بھی خلاف ہیں۔ رہی اُڑتی ہوئی خبر جسے ”افواہ“ کہتے ہیں، اس پر تو اعتما د کرنا ہی نہیں چاہئے، ایسی افواہیں شیطان بھی

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (زبدِ زیبا)

انسان کی شکل میں آکر اڑاتا ہے۔ چنانچہ حضرت (سیدنا) ابنِ مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں: ”شیطان آدمی کی صورت اختیار کر کے لوگوں کے پاس آتا ہے اور انہیں کسی جھوٹی بات کی خبر دیتا ہے۔ لوگ پھیل جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو سنا جس کی صورت پہچانتا ہوں (مگر) یہ نہیں جانتا کہ اُس کا نام کیا ہے، وہ یہ کہتا ہے۔“ (مقدمہ مسلم ص ۹)

قیامِ پاکستان کے فوراً بعد آفواہ کے سبب ہونے والا فساد

مُفسِّرِ شہیرِ حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن مَذکورہ روایت کے اس حصے، ”فَيَحْدِثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكُذْبِ“ (ترجمہ: ”انہیں کسی جھوٹی بات کی خبر دیتا ہے“) کے تحت فرماتے ہیں: (یعنی) ”کسی واقعے کی جھوٹی خبر یا کسی مسلمان پر بہتان یا فساد و شرارت کی خبر جس کی اصل (یعنی حقیقت) کچھ نہ ہو۔“ مفتی صاحب اس روایت کے تحت مزید فرماتے ہیں: حدیث بالکل ظاہری معنی پر ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں، یہ بارہا (کا) تجربہ ہے۔ (چنانچہ) ماہِ رَمَضان کی ستائیسویں تاریخِ جمعہ کے دن یعنی 14 اگست 1947ء کو پاکستان بنا۔ عیدِ الفطر کے دن نمازِ عید کے وقت تمام شہروں بلکہ دیہاتوں (تک) میں خبر اُڑ گئی کہ سکھ مسلح ہو کر اس بستی پر حملہ آور ہو رہے ہیں (اور) قریب ہی آچکے ہیں! ہر گھر ہر محلّے ہر جگہ شور مچ گیا، لوگ تیاریاں کر کے نکل آئے۔ حالانکہ بات

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی (صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ڈکڑہاوردہ مجھ پر ڈرود پاک نہ پڑھے۔ (ناک)

غَطّ تھی ہر جگہ لوگوں نے (یہی) کہا کہ ”ابھی ایک آدمی کہہ گیا ہے خبر نہیں کون تھا!“ پھر جو فساد شروع ہوا وہ سب نے دیکھ لیا، خدا کی پناہ! اس (حدیث پاک میں دی ہوئی خبر) کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ شیطان چھپ کر بھی دلوں میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے اور ظاہر ہو کر شکلِ انسانی میں نمودار ہو کر بھی۔ لہذا ہر خبر بغیر تحقیق نہیں پھیلانی چاہئے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کبھی شیطان عالم آدمی کی شکل میں آکر (بھی) جھوٹی حدیثیں بیان کر جاتا ہے، لوگوں میں وہ جھوٹی حدیثیں پھیل جاتی ہیں۔ اس لیے حدیث کو کتاب میں دیکھ کر اسناد وغیرہ معلوم کر کے بیان کرنا چاہئے۔ مفتی صاحب بیان کردہ حدیث مبارک کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: اگرچہ فرمانِ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے مگر ”مرفوع حدیث“ کے حکم میں ہے کہ ایسی بات صحابی اپنے خیال یا رائے سے بیان نہیں فرما سکتے **حُضُور** (صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) سے سن کر ہی کہہ رہے ہیں۔ (مراۃ ج ۶ ص ۴۷۷) اس حدیث پاک اور اس کی شرح سے اُن لوگوں کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے، جو موبائل فون پر s.m.s کے ذریعے موصول ہونے والی طرح طرح کی حدیثیں دوسروں کو فائِز و زُڈ کرتے (یعنی آگے بڑھاتے) رہتے ہیں۔ حالانکہ ان میں کئی احادیث ”أُصُولِ حدیث“ سے مُتَصَادِم اور مُضَوِّع یعنی مَن گھڑت ہوتی ہیں! لہذا ان حدیثوں کو اور اسی طرح اخبارات وغیرہ میں شائع کردہ احادیث

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر رُوئے کُتُوب و دُوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دُوسو سال کے گناہ مُعَاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

کو بھی علماء کرام کے مشورے کے بغیر نہ بیان کریں نہ ہی کسی کو s.m.s. کریں کیوں کہ غیر محتاط ترجموں کی بھرمار اور بے احتیاطی کا دور دورہ ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ورسولُہٗ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

لب حمد میں گھلے، تری رہ میں قدم چلے

یارب ! ترے ہی واسطے میرا قلم چلے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تردیدی بیان کا طریقہ

سوال: اگر کسی اخبار میں کسی کے نام سے کوئی قابلِ تردید مضمون یا بیان شائع ہوا ہو تو اُس

کی تردید کا کیا طریقہ ہونا چاہئے؟

جواب: تردید میں فلاں شخص نے یہ کہا ہے یا بیان دیا ہے وغیرہ نہ چھاپا جائے بلکہ صرف

اُس اخبار کے نام پر اکتفا کیا جائے کہ ”فلاں اخبار یا ہفت روزے یا ماہنامے

نے ایسا لکھا ہے۔“ مضمون نگار یا جس کی طرف بیان منسوب ہے اُس کی ذات

پر ہرگز حملہ نہ کیا جائے، کیوں کہ اخبار یا ماہنامے وغیرہ میں کسی کا نام شائع

ہو جانا ”شرعی دلیل“ نہیں۔ مجھے (سب مدینہ عفی عنہ کو) خود تجربہ ہے کہ بعض

اوقات میری طرف سے ایسی باتیں اخبار میں آ جاتی ہیں جن کا مجھے پتا تک نہیں

ہوتا! ایک بار میں نے کسی عالم صاحب سے اُن کی طرف منسوب غیر ذمّے دارانہ

فرمانِ فیصلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ عز و جل تم پر رحمت بھیجے گا۔ (درمنثور)

اخباری بیان کے متعلق استفسار کیا تو کچھ اس طرح جواب ملا: ”میں نے اس طرح نہیں کہا تھا، صحافی نے فون کیا تھا اور اپنی مرضی سے فلاں جملہ بڑھا دیا۔“ بسا اوقات کسی کی طرف منسوب کر کے اُس کی مرضی کے خلاف ایسا بیان چھاپ دیا جاتا ہے جس کی تردید کرنے میں فتنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور یوں وہ خوب آزمائش میں آ جاتا ہے۔ مثلاً کسی مُلک کا غیر مسلم صدر مر گیا، کسی کی طرف سے تعزیتی بیان ڈال دیا گیا اور اُس میں مرنے والے کو ”مرحوم“ لکھ دیا یا اُس کیلئے ”دُعائے مغفرت کرنا“ منسوب کر دیا تو تردید کا مرحلہ بڑا نازک ہے۔ یہاں یہ مسئلہ بھی سمجھ لیجئے کہ کسی غیر مسلم یا مُرتد کو مرنے کے بعد مرحوم کہنے والے یا اُس کیلئے دعائے مغفرت کرنے والے یا اُسے جنتی کہنے والے پر حکم کفر ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت ج اول ص ۱۸۵) صد کروڑ افسوس! کئی اخبارات میں اِس طرح کے کفریات بلا تکلف چھاپ دیئے جاتے ہیں! اِسی طرح کوئی ناپسندیدہ شخص اقتدار پر آ گیا اور کسی کی طرف سے خواہ مخواہ مبارکباد کا پیغام اور دعائیہ کلمات چھاپ دیئے گئے، بے چارہ تردید کیسے کریگا؟ بہر حال! اخبار والوں کو ناپ تول کر لکھنا اور علمائے کرام کی رہنمائی کے ساتھ چلنا ضروری ہے ورنہ کفریات لکھ دینے سے ایمان کے لالے پڑ سکتے ہیں۔ کسی نے بیان نہ دیا ہو اس کی طرف سے قصداً جھوٹا بیان چھاپ دینا بھی گناہ اور اگر بیان دیا ہو مگر اُس میں

فَرْمَانُ مُصْطَفٰی ﷺ: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

اپنی طرف سے ایسی غیر واجبی ترمیم کر دینا جو جھوٹ مانی جائے وہ بھی گناہ ہے۔

مجھ کو حکمت کا خزانہ یا الہی کر عطا

اور چلانے میں قلم کردے تُو محفوظ از خطا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اڈیٹر کو کیسا ہونا چاہئے؟

سوال: اخبار اور ٹی وی چینل کے مالک و مدیر (Editor) اور ڈائریکٹر کو کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: T.V. چینل، اخبار ہفت روزہ، ماہنامہ وغیرہ کے مالکان، مدیران و ذمّے داران کو

علم دین کے زیور سے آراستہ ہونا چاہئے یا کم از کم ’مختاط فی الدّین ہوں‘ اور علماء

کرام کے ماتحت رہتے ہوئے اُن سے رہنمائی حاصل کر کے چینل چلاتے یا

اخبار وغیرہ نکالتے ہوں، یہ لوگ اگر علم دین سے عاری، خوفِ خدا سے خالی،

آزاد خیال اور ’بے لگام‘ ہوئے تو اُن کا چینل اخبار یا ماہنامہ وغیرہ مسلمانوں

کیلئے بے عملی بلکہ گمراہی کا آلہ ثابت ہو سکتا ہے۔

اللہ! اس سے پہلے ایمان پہ موت دیدے

نقصاں مرے سب سے ہو سنتِ نبی کا (وسائلِ بخشش ص ۱۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لوگوں کے حالات کی معلومات رکھنا

سوال: لوگوں کے موجودہ حالات سے باخبر رہنے میں کوئی مضائقہ تو نہیں؟

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے مجھ پر ایک بار رُز و پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

جواب: جائز ذرائع سے مفید و جائز معلومات حاصل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، بلکہ

اچھی نیتیں ہوں تو ثواب ملے گا۔ ”شمائل ترمذی“ میں حضرت سیدناہند بن

ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ ایک طویل حدیث میں یہ بھی ہے کہ

يَتَفَقَّدُ أَصْحَابَهُ وَيَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ لَعْنِي شَهْنَشَاهُ خَيْرُ الْأَنَامِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کے حالات کی معلومات

فرماتے اور لوگوں میں ہونے والے واقعات کے متعلق استفسارات (یعنی پوچھ گچھ)

کرتے۔ (شمائل ترمذی ص ۱۹۲) حضرت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اس

حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جو

صحابہ کرام علیہم الرضوان حاضر نہ ہوتے اُن کے بارے میں دریافت فرماتے،

اگر کوئی بیمار ہوتا تو اُس کی عیادت فرماتے یا کوئی مسافر ہوتا تو اُس کے لیے دُعا

کرتے، اگر کسی کا انتقال ہو جاتا تو اُس کے لیے مغفرت کی دُعا فرماتے اور لوگوں

کے معاملات کی تحقیقات کر کے ان کی اصلاح فرماتے۔ (جمع الوسائل ج ۲ ص

۷۷) وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خبریں معلوم کرنے کی اچھی اچھی نیتیں

سوال: خبریں معلوم کرنے کیلئے کیا کیا اچھی نیتیں ہونی چاہئیں؟

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

جواب: ہر جائز کام سے قبل حسبِ موقع اچھی اچھی یتیمیں کر لینی چاہئیں۔ کسی فرد کے بارے میں جائز معلومات حاصل کرنے میں اس طرح یتیمیں کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً اس کے بارے میں اچھی خبر سنوں گا تو مَا شَاءَ اللہ، بَارَكَ اللہ کہوں گا، اس کا دل خوش کرنے کیلئے مبارکباد پیش کروں گا، اگر یہ پریشان ہوا تو تسلی دے کر اس کی دلجوئی کروں گا۔ ممکن ہوا تو اس کی امداد کروں گا، ضرورتاً اچھا مشورہ دوں گا، سفر پر ہوا تو دعا کروں گا۔ بیمار ہوا تو عیادت یا دعائے شفا یا دونوں دوں گا۔ وغیرہ۔

خبر معلوم کرنے کی نرالی حکایت

کسی کی خیر خبر معلوم کرنے پر اگر وہ حاجت مند ظاہر ہو تو ممکنہ صورت میں اُس کی مدد کرنی چاہئے۔ ”کیمیائے سعادت“ میں ہے: سَيِّدُ الْمُعْبَرِينَ حضرت سیدنا امام محمد ابنِ سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ السَّيِّدِ نے ایک آدمی سے پوچھا: کیا حال ہے؟ جواب دیا: (بہت بُرا حال ہے کہ) کَثِیْرُ الْعِیَالِ ہوں، (یعنی بال بچے زیادہ ہیں) اخراجات پاس نہیں، اوپر سے 500 دِہَم کا قرضدار بھی ہوں، یہ سُن کر حضرت سیدنا امام محمد ابنِ سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ السَّيِّدِ اپنے گھر تشریف لائے، ایک ہزار دِہَم اٹھائے اور اُس دُکھیارے کے پاس آئے اور سارے دِہَم اُسے عطا فرمائے اور فرمایا: 500 دِہَم سے قرض ادا کیجئے اور 500 گھر کے خرچ میں استعمال فرمائیے۔ پھر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے عہد کیا کہ ”کسی سے حال نہیں

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار رُوِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

پوچھوں گا۔ ”حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی یہ حکایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا امام محمد ابن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی نے اس خوف سے آئندہ کسی سے حال دریافت نہ کرنے کا عہد کیا کہ اگر خود پوچھ کر خبر معلوم کرنے کے بعد میں نے اُس کی مدد نہ کی تو پوچھنے کے معاملے میں منافق ٹھہروں گا۔“ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔ (کیمیائے سعادت، ج ۱ ص ۳۰۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مجھے دے خود کو بھی اور ساری دنیا والوں کو

سُدھارنے کی تڑپ اور حوصلہ یارب (وسائلِ بخشش ص ۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اخبار پڑھنا کیسا؟

سوال: اخبار پڑھنا کیسا؟

جواب: جو اخبار شرعی تقاضوں کے مطابق ہو اُسے پڑھنا جائز ہے اور جو اخبار ایسا نہیں

اُس کا مطالعہ صرف اُس کے لئے جائز ہے جو بے پردہ عورتوں کی تصاویر اور فلمی

اشتہارات کے فُحش مناظر وغیرہ سے نگاہوں کی حفاظت پر قدرت رکھتا ہو،

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

گناہوں بھری تحریرات وغیرہ بلا اجازتِ شرعی نہ پڑھتا ہو۔ بعض اخبارات میں بسا اوقات واہیات و خرافات کے ساتھ ساتھ گمراہ کن کلمات بلکہ کبھی تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کفریات تک لکھے ہوتے ہیں! ایسے اخبارات پڑھنے والے کے خیالات میں جو فسادات پیدا ہو سکتے ہیں وہ ہر باشعور شخص سمجھ سکتا ہے۔ یہاں یہ بات عرض کرتا چلوں اگر کبھی کسی عالمِ دین بلکہ عام آدمی کو بھی اخبار بنی کرتا پائیں تو ہرگز بدگمانی نہ فرمائیں بلکہ ذہن میں حسنِ ظن جمائیں کہ یہ شرعی احتیاطوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مطالعہ کر رہے ہوں گے۔ عام آدمی کیلئے ایسا اخبار جو گناہوں بھرا ہو اُسے پڑھنے کے دوران خود کو معصیت و گمراہی سے بچانا نہایت مشکل ہے اور چونکہ بعض اوقات غیر محتاط اخبارات کی تحریرات میں کفریات بھی ہوتے ہیں اس لئے ان کا مطالعہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کفر کے گہرے گڑھے میں جا پڑنے کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ رہے کفار کے اخبار تو ان کی طرف تو عام مسلمان کو دیکھنا بھی نہیں چاہئے کہ جب مسلمانوں کے کئی اخبار بے قیدی کا شکار ہیں تو اُن کا کیا پوچھنا! ظاہر ہے ان میں تو کفریات کی بھرمار ہوگی اور وہ اپنے باطل مذہب کا پرچار بھی کرتے ہوں گے۔ بہر حال مسلمان کو صرف اخبار بنی ہی نہیں ہر کام کے آغاز سے قبل اُس کے اُخروی (اُخ۔ ر۔ وی) انجام پر غور کر لینا چاہئے اور ہر اُس کام سے بچنا چاہئے جس میں

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

آخرت کے بگاڑ کا اندیشہ ہو۔ یاد رکھئے! ”بنانا“ بہت مشکل ہے جبکہ ”بگاڑنا“ نہایت آسان۔ دیکھئے! مکان بنانا کس قدر دشوار کام ہے مگر اسے گرانا ہوتا تو آن کی آن میں گرا دیا جاتا ہے! اسی طرح لکھنا یا نقشہ وغیرہ بنانا مشکل اُسے بگاڑ دینا نہایت آسان، فرنیچر بنانا مشکل اُسے توڑ پھوڑ کر بگاڑنا آسان، کھانا پکانا مشکل پکے ہوئے کو بگاڑنا آسان، کسی کو قریب کر کے دوست بنانا بہت مشکل مگر دو لفظ مثلاً ”دفع ہو جا!“ کہہ کر دوستی بگاڑ دینا بالکل آسان، اخبار کو مختلف مراحل سے گزار کر فائل کرنا پھر چھاپنا وغیرہ مشکل مگر پھاڑ کر بگاڑ دینا آسان، اسی طرح آخرت کو بھی سمجھئے کہ اسے بہتر بنانے کیلئے خوب عبادت و ریاضت کرنی، ہر گناہ سے بچنا اور خواہشاتِ نفسانی مارنی ہوتی ہیں جبکہ بگاڑنا نہایت آسان ہے جیسا کہ شیطان نے لاکھوں سال عبادت کر کے ایک مقام حاصل کیا تھا مگر تکبر کے باعث نبی کی توہین کر کے لمحے بھر میں آخرت بگاڑ لی اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چٹمی ہو گیا۔ ”اللہ قدرِ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر“ سے لرزہ بر اندام رہتے ہوئے ہر معاملے میں آخرت کی بھلائی کی طرف نظر رکھنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ پارہ 28 سورۃ الحشر آیت نمبر 18 میں فرمانِ الہی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
تَرْجَمَهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: اے ایمان والو! اللہ سے
وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ
ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کیلئے کیا آگے بھجوا۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ شام دُرُود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے

کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا (وسائلِ بخشش ص ۱۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
صَحَابِی کہیں آپ کے مُخَالِف نہ ہو جائیں

سوال: آپ کو لگتا نہیں کہ آپ کے اس طرح کے جوابات سے صحابی حضرات آپ کے مخالف ہو جائیں گے؟

جواب: میں صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے مسلمانوں سے مخاطب ہوں، میں نے جو کچھ عرض کیا ہے میرا احسن ظن ہے کہ قلبِ سلیم رکھنے والا ہر باضمیر صحابی اُس کو دُرُست تسلیم کریگا۔ میں نے ملک و ملت اور آخرت کی بھلائی کی باتیں ہی تو عرض کی ہیں، جب شریعتِ اسلامیہ سے ہٹ کر بلکہ ملکی قانون کے بھی خلاف کوئی کلام نہیں کیا تو کوئی مسلمان صحابی مجھ سے کیوں اختلاف کرنے لگا! نفس کی حیلہ بازیوں میں آکر، غیر شرعی مصلحتوں کو اڑ بنا کر میری طرف سے پیش کردہ خیر خواہانہ اسلامی احکامات کی مخالفت کر کے کوئی مسلمان اپنی آخرت کیوں بگاڑے گا! ہاں خدا نخواستہ میں نے کوئی بات ملکی قانون سے ٹکرانے والی یا خلافِ شریعت کر دی ہے تو برائے کرم! قانونی اور شرعی دلائل کے ساتھ میری اصلاح فرما دیجئے مجھے اپنے موقف پر پلا وجہ اڑتا نہیں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر بُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔ (عبدالرزاق)

شکریہ کے ساتھ رُجوع کرتا پائیں گے۔ بے شک میں مانتا ہوں کہ بے راہ رَوٰی کا دَوْر دَوْرہ ہے اور پانی سر سے اونچا ہو چکا ہے اِس لئے شاید میری یہ التجائیں صد ابْصَحْر ابن کر ہی رہ جائیں اور یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ کوئی نادان دوست، اَدھوری باتیں سُن کر یا سُنی سنائی باتوں میں آکر مجھ سے ”روٹھ“ ہی جائے۔ ایسوں کیلئے میں صِرْف کسی کا یہ شعر ہی پڑھ سکتا ہوں:۔

ہم ”دعا“ لکھتے رہے وہ ”دعا“ پڑھتے رہے

ایک نُقْطے نے ہمیں ”مَحْرَم“ سے ”مُجْرَم“ کر دیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اخبار کیسا ہونا چاہئے

سوال: اخبار نکالنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو اخبار کیسا ہونا چاہئے؟ اِس کی اشاعت کیلئے کچھ مَدَنی پھول دے دیجئے۔

جواب: اخبار نکالنا جائز ہے۔ مسلمان ہر معاملے میں شرعی احکامات کے ماتحت ہے اور اخبار کے معاملے میں بھی اسے شریعت کی پاسداری کرنی ہوگی۔ خبردار! اخبار کا معاملہ نہایت نازک ہے، معمولی سی بے احتیاطی مسلمانوں کو فتنہ و فساد، آپسی بغض و عناد، گناہ و معاصی بلکہ گمراہی و اتحاد کے غار میں دھکیل کر برباد کر سکتی ہے اور اس کا اُخْروی و بال اخبار کے مالکان و ذمّے داران پر آسکتا ہے۔

فَرَمَانِ مُصْطَفَی ﷺ: جو مجھ پر رُوِ زُود شریف پڑے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

ان خطرات سے بچنے کیلئے 16 مَدَنی پھول (جن میں ضمناً مُلکِ پاکستان کی قانونی شقیں بھی شامل ہیں) قبول فرمائیے۔

{ 1 } مُدِیرِ پارسا و محتاطِ عالمِ دین ہو یا باعملِ علماء کرام کی مجلس کے ماتحت کام کرنے والا۔
 { 2 } { علمائے کرام ہر ہر خبر، مُراسلہ، نظم، کالم، آرٹیکل اور اشتہار وغیرہ بنظرِ غائرِ اوّل تا آخر پڑھ کر، تنقیح و تفتیش فرما کر اجازت بخشش تب اخبار (یا ماہنامہ وغیرہ) اشاعت کیلئے پریس میں جائے۔

{ 3 } کسی فردِ مُعین یا برادری کی مَدَمّتِ عیبِ درِی اور ایذا رسانی پر مشتمل خبریں بلا اجازتِ شرعی شائع نہ کی جائیں۔

{ 4 } ایسا شخص جس کے شر سے مسلمانوں کو بچانا مقصود ہو اور فتنے اور امنِ عامہ میں خلل کا اندیشہ نہ ہو تو ثواب کی بَیت سے اُس کا نام اور اُس میں موجود صرف خاص اُس خرابی کی اشاعت کر دی جائے جو مسلمانوں کیلئے مُضر ہو۔ فرمانِ مُصْطَفَی ﷺ: صَلِّ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: کیا فاجر کے ذکر سے بچتے ہو اُس کو لوگ کب پہچانیں گے! فاجر کا ذکر اُس چیز کے ساتھ کرو جو اُس میں ہے تاکہ لوگ اس سے بچیں۔

(السننُ الکُبْرٰی لِلْبَیْہَقِی ج ۱۰ ص ۳۵۴ حدیث ۲۰۹۱۴)

{ 5 } کسی شخصِ مُعین کی کامیاب یا ناکام خودکشی کی خبر نہ شائع کی جائے۔
 { 6 } کسی بد مذہب کا بیان یا مضمون وغیرہ شرعی اغلاط سے پاک ہو تب بھی نہ چھاپا جائے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر زُورِ دِیَاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یعلیٰ)

کہ اس کا ایک نقصان یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قارئین اُس بد مذہب سے متعارف ہونے کے ساتھ ساتھ اُس کی شخصیت سے متاثر ہو سکتے ہیں جو کہ ایمان کیلئے زہرِ بکراہل ہے۔ یاد رہے! فسادِ عقیدہ فسادِ عمل سے بدتر جہاد تر ہے۔

{ 7 } کسی ”سیاسی پارٹی“ سے گھٹ جوڑ کر کے اُس کے ماتحت نہ رہا جائے کہ جھوٹی خوشامد، فریقِ مخالف کی بے جا مخالفت، عیبِ دَری، الزام تراشی اور مسلمانوں کی ایذا رسانی وغیرہ وغیرہ گناہوں سے بچنا قریب بہ ناممکن ہو جائے گا اور ماتحتی کے باعث ایسے اخبار کی ”آزادی صحافت“ خود بخود ختم ہو جائیگی !!!

{ 8 } اُن خبروں اور بیانات کی اشاعت نہ کی جائے جن سے مسلمانوں میں انتشار ہو یا وطن عزیز کے وقار کو ٹھیس پہنچے۔

{ 9 } ملکی راز افشا نہ کئے جائیں۔

{ 10 } قلمِ تخریبی نہیں صرف و صرف تعمیری انداز میں چلایا جائے اور تحریروں کے ذریعے مسلمانوں کو نیک کام اور غیر مسلموں کو دینِ اسلام کے قریب کیا جائے۔

{ 11 } اپنے اخبار سے مُتسلکِ اجیر صحافیوں پر تحائف اور خصوصی دعوتیں قبول کرنے کے حوالے سے پابندی رکھی جائے کہ اکثر صورتوں میں یہ رشوتیں ہوتی ہیں اور ان کی وجہ سے بسا اوقات مُرَوَّتا گناہوں بھرے بیانات وغیرہ کی اشاعت کرنی پڑ جاتی ہے!

﴿مَنْ مَّصَّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْهَاسَلُ﴾ ہم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو کہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

{ 12 } فلم ایڈیشن، فلمی صَفْحَہ، فلموں، اسٹیج ڈراموں اور میوزیکل پروگراموں، ناجائز چیزوں اور ناجائز کاموں وغیرہ کے گناہوں بھرے اشتہارات دینے سے گُلی طور پر لازمی اجتناب (یعنی پرہیز) کیا جائے۔

{ 13 } الیکٹرانک میڈیا کے گناہوں بھرے پروگراموں کی فہرست شائع نہ کی جائے۔

{ 14 } شرعی طور پر جُرْم ثابت ہو جانے کی صورت میں بھی چُونکہ شَخْصِ مُعَيَّن کی بلا مصلحت خبر مُشْتَرک کرنے کی شرعاً اجازت نہیں لہذا اُس کی پردہ پوشی کی جائے اور مُمکنہ صورت میں نجی طور پر نیکی کی دعوت کے ذریعے ایسے مجرم کی اصلاح کی صورت نکالی جائے۔ ڈھندوراپٹنے اور اخباروں میں خبریں چکانے سے سُدھار کے بجائے اکثر بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور بسا اوقات ضد میں آکر ”چھوٹا مجرم“ بڑے مجرم کا رُوپ دھار لیتا ہے!

{ 15 } جانداروں کی تصویریں نہ چھاپی جائیں (جو علماء کرام مووی اور تصویر میں فرق کرتے ہوئے مُووی کو جائز کہتے ہیں انہیں کے فتوے پر عمل کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی ”مدنی چینل“ کے ذریعے دُنیا بھر میں اسلام کی خدمت کرنے میں کوشاں ہے)

{ 16 } بہتر یہ ہے کہ اخبار میں آیاتِ قرآنیہ اور ان کا ترجمہ نہ چھاپا جائے کیوں کہ جہاں آیت یا اس کا ترجمہ لکھا ہو وہاں اور اُس کے عین پیچھے بغیر طہارت کے چھونا حرام ہے اور اکثر لوگ بے وضو اخبار پڑھتے ہوں گے اور مسئلہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے چھونے کے گناہ میں پڑتے ہوں گے۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تَعَالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

میں تحریر سے دس کا ڈنکا بجا دوں
عطا کر دے ایسا قلم یا الہی (وسائلِ بخشش ص ۸۳)
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
اخبار کے دفتر میں کام کرنا کیسا؟

سوال: گناہوں بھرے اخبار کے دفتر میں کام کرنا اور اخبار کی چھپائی وغیرہ میں مُعَاوَنَت کرنا کیسا؟ تنخواہ جائز ہوگی یا ناجائز؟

جواب: گناہوں بھرا اخبار مکمل طور پر گناہوں بھرا نہیں ہوتا، اس میں جائز تحریرات بھی شامل ہوتی ہیں، اگر صرف جائز مضامین کی نوکری ہے تو جائز اور اس کی تنخواہ بھی جائز اور اگر ناجائز کام ہی کرنا پڑتا ہے تو نوکری بھی ناجائز اور تنخواہ بھی ناجائز۔ اگر دونوں طرح کے کام کرنے پڑتے ہیں تو جتنا جائز کام کیا اُس پر ملنے والی اُجرت جائز اور جتنا ناجائز کام کیا اتنی اُجرت ناجائز۔ مذکورہ دفتر میں ایسا کام کرنا جائز ہے جس میں گناہ میں کسی طرح سے مدد نہ کرنی پڑتی ہو۔ مثلاً چوکیداری وغیرہ۔

اخبار بیچنا کیسا؟

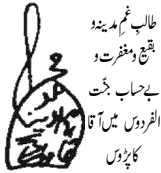
سوال: اخبار بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وہ اخبار جو بُنیادی طور پر خبروں پر مشتمل ہو لیکن کچھ حصہ ہر قسم کے اشتہارات پر بھی مشتمل ہو ان کا بیچنا اخبار فروشوں کیلئے جائز ہے اور آمدنی بھی حلال ہے جبکہ جو اخبار بنیادی طور پر فلموں یا ناجائز کاموں کی تشہیر ہی کیلئے ہوں ان کا بیچنا

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کج ترين شخص ہے۔ (زینب زہب)

ناجائز ہے۔

رزق حلال دے مجھے اے میرے کبریٰ
دیتا ہوں تجھ کو واسطہ تیرے حبیب کا
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



۶ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ

27-6-2012

ماخذ ومراجع

| کتاب | مطبوعہ | کتاب | مطبوعہ |
|------------------|---------------------------------|----------------|----------------------------------|
| قرآن پاک | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی | فیض القدیر | دار الکتب العلمیہ بیروت |
| تفسیر روح البیان | کوئٹہ | مرآة | ضیاء القرآن مرکز الاولیاء لاہور |
| خزائن العرفان | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی | فتاویٰ رضویہ | رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور |
| بخاری | دار الکتب العلمیہ بیروت | بہار شریعت | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی |
| مسلم | دار ابن حزم | دلائل النبوة | دار الکتب العلمیہ بیروت |
| سنن ابوداود | دار احیاء التراث العربی بیروت | ابن عساکر | دار الفکر بیروت |
| ترمذی | دار الفکر بیروت | جمع الوسائل | مدینۃ الاولیاء ملتان |
| سنن ابن ماجہ | دار المعرفہ بیروت | تنبیہ الغافلین | دار الکتاب العربی بیروت |
| مصنف عبدالرزاق | دار الکتب العلمیہ بیروت | بستان الواعظین | دار الکتب العلمیہ بیروت |
| معجم کبیر | دار احیاء التراث العربی بیروت | القول البدیع | مؤسسۃ الریان بیروت |
| معجم اوسط | دار الکتب العلمیہ بیروت | احیاء العلوم | دار صادر بیروت |
| شعب الایمان | دار الکتب العلمیہ بیروت | کیسے سعادت | انتشارات گنجینہ تہران |
| اسنن الکبریٰ | دار الکتب العلمیہ بیروت | وسائل بخشش | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی |
| الجامع الصغیر | دار الکتب العلمیہ بیروت | ☆☆☆ | ☆☆☆ |

فَمَّا نَبُصِطْهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُروِ پاک نہ پڑھے۔ (نام)

فہرس

| | | | |
|----|---|----|--|
| 29 | مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنا منافق کا کام ہے | | کچھ اس رسالے کے بارے میں ----- |
| 29 | بدکاری کی خبر لگانا کیسا؟ | 1 | دُرود شریف کی فضیلت |
| 30 | زنا کا شرعی ثبوت | 1 | صحافت کی تعریف |
| 30 | لوہے کے 80 کوڑوں کی سزا | 2 | موجودہ صحافت کی دو قسمیں |
| 31 | اشتہارات کے بارے میں مدنی پھول | 2 | دنیا کا سب سے پہلا اخبار |
| 33 | قلمی اشتہارات | 3 | خود کشی کی خبریں |
| 34 | اخباری مضامین کیسے ہوں؟ | 5 | پہلوؤں سے گوشت کاٹ کر کھلانے کا عذاب |
| 35 | علماء و مشائخ کی کردار کشی | 6 | خود کشی میں ناکام رہنے والوں کی خبریں |
| 35 | بعض کالم نگاروں کے کارنامے | 8 | مارے جانے والے ڈاکوؤں کی مذمت |
| 36 | گناہوں بھری تحریر کرنے کے بعد گناہ جاری رکھ سکتے ہیں | 8 | وہ اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے |
| 37 | ایک غلط لفظ ہی کہیں جہنم میں نہ ڈال دے | 10 | چور ڈاکو کی گرفتاری کی خبریں دینا |
| 38 | مضمون نگار کیلئے مدنی پھول | 11 | تو نے چوری کی (حکایت) |
| 38 | ایک مصنف کی حکایت | 13 | گرفتار شدہ چور کی خبر لگانا کیسا؟ |
| 39 | سنی سنائی بات میں آکر کسی کو گنہگار کہنا | 14 | چور سے بڑھ کر مجرم |
| 41 | کیا ہر خبر چھاپنے سے قبل خوب تحقیق کرنی ہوگی؟ | 15 | ملزم کا نام چھاپنا کیسا؟ |
| 42 | شیطان افواہ اُڑاتا ہے | 15 | مسلمان کی بے عزتی کبیرہ گناہ ہے |
| 43 | قیام پاکستان کے فوراً بعد افواہ کے سبب ہونے والا فساد | 16 | خدا و مصطفیٰ کو ایذا دینے والا |
| 45 | تردید کی بیان کا طریقہ | 18 | دہشت گردی کی واردات کی خبر چھاپنے کے نقصانات |
| 47 | ایڈیٹر کو کیسا ہونا چاہئے؟ | 19 | دہشت گردی کی خبر اخبار کی جان ہوتی ہے |
| 47 | لوگوں کے حالات کی معلومات رکھنا | 21 | صحافت کی آزادی |
| 48 | خبریں معلوم کرنے کی اچھی اچھی نیتیں | 21 | ”اچھے بچے گھر کی بات باہر نہیں کیا کرتے“ |
| 49 | خبر معلوم کرنے کی نزالی حکایت | 23 | ایسی خبر شائع نہ فرمائیں جو فتنے جگائے |
| 50 | اخبار پڑھنا کیسا؟ | 24 | سنسنی خیز خبریں پھیلانا |
| 53 | صحافی کہیں آپ کے مخالف نہ ہو جائیں | 25 | صحافیوں کا کردار کہ باتیں اگلوں |
| 54 | اخبار کیسا ہونا چاہئے | 26 | مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو |
| 58 | اخبار کے دفتر میں کام کرنا کیسا؟ | 27 | ----- تو تم ان کو ضائع کر دو گے |
| 58 | اخبار پینا کیسا؟ | 28 | عیب جو خود رسوا ہوگا |



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُتت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی تَلٰوِیْقِ قُرْاٰنِ وَعِلٰلَتِ کِی عَالَمِیْرِ فِیْرِ سِیَاسِیْ تَحْرِیْکِ دَعْوَتِ اِسْلَامِیْ کِی جِنِّہِ جِنِّہِ مَدَنِیْ مَاحُولِ مِیْنِ بَکْثَرَتِ شَیْئِیْنِ سِیْحِیْ اُور سَکَمَائیْ جَاتِیْ جِیْنِ، ہر شَعْرَاتِ مَغْرِبِ کِی نَمَازِ کِی بَعْدِ اُپْ کِی شَہْرِ مِیْنِ ہونے والے دَعْوَتِ اِسْلَامِیْ کِی ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِیْجَتَاحِ مِیْنِ رَحْمَائے اُلْہِیْ کِیلئے اُنْجِیْ اُنْجِیْ نِیْیَتوں کِی سَاحْتِ سَاسَریْ رَاسْتِ گِز اُرْنے کِی مَدَنِیْ اُلْہِیْ ہے۔ عَالِقَاتِ رَسُوْل کِی مَدَنِیْ قَاطِلوں مِیْنِ بِہِیْتِ ثَوَابِ سُنّتوں کِی تَرِیْہِت کِیلئے سُنَر اُور رُزَانہ کُھِر مَہِیْنہ کِی دُرِیْہے مَدَنِیْ اِنْعَامَاتِ کَاسَالہِ پُر کِی ہر مَدَنِیْ کِی مَآہ کِی اِچھڑائی دَس دِن کِی اَمَدِ رَاخِدر اِپنے یِہِیَاں کِی دُتے دَاوَرِ قَتْل کِی دُکھ کِی مَعمُولِ ہَا لِیْجئے، اِن شَآءَ اللّٰہِ عَلٰی اِہْلِ اِس کِی بَر کَرْت سے پَایِہِ سُنّت جِنِّہِ بَکْثَر ہوں سے نَظَرْت کِرنے اُور اِیْمَانِ کِی حَقَاقَت کِیلئے کُٹو مَٹنے کَآزِ جِنِّہِ ہِنے گا۔

ہر اِسْلَامِیْ بَہَائِیْ اِپنَا پَایِہِ زَہْنِ ہَا ئے کہ ”جِجھے اِچھی اُور سَاسَریْ دُنِیَا کِی لوگوں کِی اِصْلَاحِ کِی کُوشِش کِرنِیْ ہے۔“ اِن شَآءَ اللّٰہِ عَلٰی اِچھی اِصْلَاحِ کِی کُوشِش کِی لئے ”مَدَنِیْ اِنْعَامَاتِ“ پُر عَمَلِ اُور سَاسَریْ دُنِیَا کِی لوگوں کِی اِصْلَاحِ کِی کُوشِش کِی لئے ”مَدَنِیْ قَاطِلوں“ مِیْنِ سَفر کِرنَا ہے۔ اِن شَآءَ اللّٰہِ عَلٰی اِہْلِ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید سید محمد کھار روڈ، فون: 021-32203311
- لاہور: دارالامان، مارگٹ کالج، محلہ دارالامان، فون: 042-37311679
- سرگودھا: دارالامان، مارگٹ کالج، محلہ دارالامان، فون: 041-2632626
- سکسبز: چنگ سید، مارگٹ کالج، محلہ دارالامان، فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضان، محلہ دارالامان، فون: 022-2620122
- ممبئی: دارالامان، محلہ دارالامان، فون: 061-4511192
- دہلی: دارالامان، محلہ دارالامان، فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فیضان، محلہ دارالامان، فون: 051-5553765
- چناب: فیضان، محلہ دارالامان، فون: 068-5571686
- کوئٹہ: فیضان، محلہ دارالامان، فون: 071-5819195
- گوجرانو: فیضان، محلہ دارالامان، فون: 065-4225653
- گوالیار: فیضان، محلہ دارالامان، فون: 048-6007128



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)